ارجعي الى ربك راضية مرضية

رُوح الاعمال

اٹھارہ مذاکرے تفصیل کے ساتھ

چھ صفات تفصیلا

- کلمے والا یقین
- اللہ کا دھیان
- اللہ کے راضی کرنے کا جذبہ
- حضور ﷺ کا طریقہ
- فضائل استحضار
- نفس کا مجاہدہ

مصنف:

مولوی حبیب اللہ عفی عنہ

گاؤں بوزہ خیل علاقہ سورانی موبائل: 0300:9062413

Scanned by CamScanner

جلیل احمد کاکڑ 20-01-07

جلیل احمد کاکڑ
کتب حاجی عبدالعلیم کچلاک

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
(۱)	مقدمہ	۲
(۲)	کلمے والا یقین	۴
(۳)	اللہ کو راضی کرنے کا جذبہ	۱۰
(۴)	فضائل کا استحضار	۱۴
(۵)	اللہ کا دھیان	۱۷
(۶)	توبہ کی تعریف	۲۰
(۷)	حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا طریقہ	۲۱
(۸)	نفس کا مجاہدہ	۲۴
(۹)	مذاکرے	
(۱۰)	مسجد کے اداب کا مذاکرہ	۲۸
(۱۱)	مشورے کے اداب	۳۰
(۱۲)	تعلیم کے اداب	۳۱
(۱۳)	بیان کا مذاکرہ	۳۳
(۱۴)	تشکیل کا مذاکرہ	۳۵
(۱۵)	وصولی کا طریقہ	۳۶
(۱۶)	مجلس کے اداب کا مذاکرہ	۳۷
(۱۷)	علماء اکرام کے ساتھ ملاقات	۳۸
(۱۸)	ذمہ دار اور مامورین کا مذاکرہ	۳۹
(۱۹)	آپس میں جوڑ کا مذاکرہ	۴۱
(۲۰)	جسم کو کیسے بنائیں	۴۱
(۲۱)	راستے کے اداب کا مذاکرہ	۴۲
(۲۲)	خاوند بی بی کا مذاکرہ	۴۲
(۲۳)	خدمت کا مذاکرہ	۴۸
(۲۴)	کھانے کے اداب	۵۰
(۲۵)	سونے کے اداب	۵۱
(۲۶)	آداب بیت الخلاء	۵۲
(۲۷)	تشکیل کرنے کے ہدایات کا مذاکرہ	۵۴

Scanned by CamScanner

محتاج ہے۔ اسی طرح کھانا بھوک دور کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا محتاج ہے اور اللہ پاک بھوک دور کرنے میں کھانے کے محتاج نہیں ہے پانی پیاس بجھانے میں اللہ کے حکم کا محتاج ہے اور اللہ تعالیٰ پیاس بجھانے میں پانی کے محتاج نہیں ہیں یہ ہے

لا الہ الا اللہ یعنی "جو لا کہا وہ لا ہوا وہ لا بھی اس میں لا ہوا، جز لا ہوا کل لا ہوا: پھر کیا ہوا اللہ ہوا" کہ جس کی نفی کی واقعی اسکی نفی ہوگئی اور جو نفی کرنے والا ہے اسکی بھی نفی ہوگئی قطرہ نقصان نہیں دے سکتا ہے تو دجلہ بھی نقصان نہیں دے سکتا پوچھ کون نقصان دے گا پھر کس سے ہوتا ہے اللہ سے ہوتا ہے۔

سوال: اگر کلمے والا یقین حاصل نہ ہوا تو کتنا نقصان ہے

جواب: ان اللہ لا یغفر و ان یشرک بہ و یغفر و ما دون ذٰلک لمن یشاء

کہ اللہ پاک غلط یقین کو معاف نہیں کرتے ہیں اور ان کے علاوہ جس چیز کو چاہیے معاف کرتے ہیں۔

(۱): نقصان یہ ہے کہ ساری عبادات ایسے ہوگی جیسے کہ انسان کا جسم بغیر روح کے اور ظاہر ہے کہ اس جسم سے بدبو آئیگی کسی کام میں کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں دیگا۔

(۲): غلط یقین کی وجہ سے آبادیاں خراب ہوں گی مخلوقات تباہ برباد ہوں گی۔

حضرت علیؓ کا مقولہ

جس نے مال پر بھروسہ کی اسکا مال کم ہوگیا، عہدہ پر بھروسے سے ذلیل، علم پر یقین سے گمراہ اور عقل پر بھروسے سے پاگل ہو جائیگا مگر جس نے اللہ پر بھروسہ کیا سب میں کامل ہوگیا۔

(۳): غلط یقین کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے غلط فیصلے آئینگے۔

(۴): غلط یقین کی بدبو اگر ظاہر ہو جائے تو ساری دنیا اسکی بدبو سے بدبودار ہو جائیگی۔

(۵): اعمال کے بگاڑ سے یقین کا بگاڑ کئی گنا سخت ہے۔

Scanned by CamScanner

(۶): اعمال کی کمی کو تو اللہ معاف کر دینگے لیکن یقین کی کمی معاف نہیں ہوگی۔

(۷): جس چیز کا یقین ہوا، اللہ اسی چیز کو اس پر مسلط کر دینگے۔

(۸): غلط یقین کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰؑ اپنے حواریین (صحابہؓ) کے ساتھ جارہے تھے، چلتے ہوئے راستے میں سونے کی ایک اینٹ ملی ان تینوں ساتھیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آگے چلنا چھوڑ دیا عیسیٰؑ نے فرمایا بھی دیا کہ دیکھو یہ وہ دنیا ہے جس نے سب کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا ہے، اسکے مکر وفریب سے بچنا مگر انہوں نے کوئی اور بہانہ بنایا۔ جب عیسیٰؑ آگے چلے تو یہ تینوں اس اینٹ پر جمع ہو گئے انہوں نے یہ کیا کہ ایک کو کھانا لینے کے لئے بھیجا کہ کھانا کھا کر اسکو بانٹ دینگے جب ایک بازار سے کھانا لانے کیلئے چلا تو ان دونوں نے اس طرح مشورہ کیا کہ اسکو قتل کر دینگے پھر اسکو دو حصے کر لیں گے، وہاں چونکہ اس ایک کے دل میں بھی سونا تھا اس نے کھانے میں زہر ملا دیا تا کہ میں اکیلا اسکو حاصل کروں چنانچہ جب وہ کھانا لایا تو ان دونوں نے اس کو قتل کر دیا جب انہوں نے کھانا کھایا تو یہ بھی مر گئے، مسکینوں کی طرح مرے پڑے ہوئے اور اینٹ خالی پڑی رہ گئی۔

(۹): غلط یقین کی وجہ سے دنیا کی چیزوں میں بے برکتی ہوگی ایک چیز بھی پوری نہیں ہوگی۔

(۱۰): قبر میں پٹائی، حشر میں نقصان پل صراط پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔

(۱۱): سب سے بڑا نقصان غلط یقین کی وجہ سے یہ ہوگا کہ جہنم میں آگ، سانپ اور بچھوؤں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(۱۲): مولانا یوسفؒ نے فرمایا کہ ایک بھوکا پیاسا بھیڑیا بکریوں کی ریوڑ میں چھوڑ اجائے تو اتنا چیر پھاڑ وہ نہ کریں گا جتنا غلط یقین والے کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے۔

(۱۳): غلط یقین بدن میں ایسا ہوتا ہے۔ جیسا کہ پیشاب کا قطرہ گلاس میں کہ یہ گلاس ہر وقت اور ہر جگہ میں ناپاک ہے اسطرح غلط یقین والا نماز کی حالت میں روزے کی حالت میں اور حج کی حالت میں مسجد میں چاہے مکہ میں چاہے مدینہ میں ہر وقت اور ہر حالت میں ناپاک ہے۔

Scanned by CamScanner

سوال: اگر کلمے والا یقین حاصل ہوا تو کتنا فائدہ ہوگا

جواب: قلب المومن عرش الرحمن ۔ کہ مومن کا دل کہ یہ اللہ کا گھر ہے

(۱): ساری عبادات میں جان آجائیگی۔

(۲): آپس میں محبت پیدا ہوگی ہر ایک کے درجے کا لحاظ شروع ہو جائیگا، یعنی معاشرت اور معاملات ٹھیک چلیں گے۔

(۳): اللہ تعالیٰ کی خاص نگاہ میں اور حفاظت میں ہوں گے۔

(۴): تمام چیزوں میں برکت ہوگی۔

(۵): اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے مال میں زیادتی ہوگی، علم میں زیادتی ہوگی، عزت میں زیادتی، عقل وفہم بصیرت میں زیادتی ہوگی۔

(۶): صحیح یقین کا واقعہ، تابعین کے زمانے میں ایک مرد نے دوسرے کو زمین بیچ دی جب خریدنے والے نے زمین میں ہل چلایا تو اچانک ایک جگہ سے خزانہ نکل آیا، خزانہ بہت زیادہ اور قیمتی تھا۔ لہٰذا اس مرد صالح نے اس مرد کے پاس جا کر عرض کیا کہ بھائی آپ نے تو مجھے صرف زمین دی تھی مگر وہاں پر تو خزانہ بھی موجود ہے لہٰذا آجاؤ اور اپنے خزانے کو لے لو، مگر وہ مرد بھی صحیح یقین والا تھا لہٰذا صاف جواب دے دیا کہ جب میں نے زمین آپ کو فروخت کر دی اب جو بھی زمین میں ہے وہ سب میں نے آپ کو بیچ دیا ہے مگر وہ نہ مانا، دونوں اس وقت کے قاضی کے پاس جا کر مقدمہ پیش کیا، چونکہ ماحول صحیح یقین والوں کا تھا قاضی بھی انہیں لوگوں میں سے تھا جب بات سامنے آئی تو قاضی نے ایک سے پوچھا کہ تیرا بیٹا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہے دوسرے سے پوچھا کہ تیری بیٹی ہے فرمایا کہ ہاں ہے تو قاضی نے فیصلہ فرمایا کہ انکا آپس میں نکاح کر دو اور خزانہ ان دونوں کو دیدو۔

سوال: قرآن اس بارے میں کیا کہتا ہے

Scanned by CamScanner

جواب: ترجمہ: اللہ کا ارشاد ہے جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی ملاوٹ نہیں کی امن ان ہی کے لئے ہیں اور یہ لوگ ہدایت پر ہیں (آلانعام ۸۶) ترجمہ:

"راہ بتلاتی ہے ڈرانیوالوں جو کہ یقین کرتے ہیں بے دیکھی چیزوں کا اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو ہم نے روزی دی ہے ان کو اس میں خرچ کرتے ہیں"

ترجمہ: "اے ایمان والو! یقین لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول ﷺ پر"

ترجمہ: "اور جس نے کیا نیک کام مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان پر ہے تو اس کو ہم زندگی دینگے ایک اچھی زندگی"

ترجمہ: کہتے ہیں گنوار کے ہم ایمان لائے تو کہو تم ایمان نہیں لائے پر تم کہو ہم مسلمان ہوئے اور ابھی نہیں گھسا ایمان تمہارے دلوں میں) اور اگر حکم پر چلو گے اللہ کے اور اسکے رسول ﷺ کی کاٹ نہیں لے گا تمہارے کاموں میں سے کچھ اللہ بخشتا ہے اور مہربان ہے۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہے کہ دیکھ لے ہر ایک جی کیا بھیجتا ہے کل کے واسطے اور ڈرتے ہو اللہ سے بیشک اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو ساتھ سچوں کے۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو کوئی نیک کام کرے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ایمان والا ہو تو ہم اُسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے (یہ دنیا میں ہوگا اور آخرت میں) ان کے اچھے کاموں کے بدلے میں انکو اجر دیں گے (النحل:۹۸)

ترجمہ: "ایک جگہ ارشاد ہے: بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اللہ تعالیٰ ان کے لئے مخلوق کے دل میں محبت پیدا کر دیں گے۔ (مریم:۹۲)

ترجمہ: "ایک جگہ ارشاد ہے: اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے خلاصی کی کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دیتے ہیں اور اسکو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتے ہیں جہاں سے اسکو خیال بھی نہیں ہوتا۔

Scanned by CamScanner

سوال: حدیث اسکے بارے میں کیا کہہ رہی ہے

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی اخلاص سے لا الہ الا اللہ پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔"قیل و ما الا خلاص؟ یا رسول اللہ" آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو حرام کاموں سے روکے۔

(۲): حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو۔عرض کیا گیا: ہم اپنے ایمان کو کس طرح تازہ کریں؟ ارشاد فرمایا لا الہ الا اللہ کو کثرت سے کہتے رہا کرو۔(مسند احمد،طبرانی،ترغیب)

(۳): حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جب) کوئی بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ لا اِلہ اِلا اللہ کہتا ہے تو اس کلمہ کے لئے یقینی طور پر آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے یعنی فوراً قبول ہوتا ہے بشرطیکہ وہ کلمہ کہنے والا کبیر گناہوں سے بچتا ہے (ترمذی)

سوال: اب یہ کلمہ والا یقین کیسے حاصل ہوگا

جواب: جب ہم کلمے والا یقین حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم دیکھیں کہ وہ کون لوگ تھے جن کو یہ ملکہ حاصل ہوا تھا، پھر انہوں نے کیسے حاصل کیا تھا، تو ہمیں صحابہ کی جماعت مل جاتی ہے، ان کو یہ ملکہ حاصل ہوا تھا، صحابہ فرماتے تھے کہ " تعلمنا الا یمان ثم تعلمنا القرآن " پہلے ہم نے ایمان سیکھا بعد میں اور احکامات سیکھے۔

آپ علیہ السلام نے صحابہ کو فرمایا کہ اگر دین کی محنت دس حصے ہو جائے اور تم صحابہ اس میں سے نو حصے کرو اور ایک حصہ چھوڑ دو تو پھر آپ لوگ نجات نہیں پاؤ گے، ہاں میرے بعد آنے والے میرے امتی ایسے ہوں گے۔ کہ اگر وہ دین کی محنت کا دسواں حصہ بھی کریں گے تو نجات مل جائیگی اور وہ دسواں حصہ ۲۴ گھنٹے کا یہ ہے کہ روزانہ بغیر ناغے کے ایک گھنٹہ (نفی اثبات کی بات کو بولیں)

Scanned by CamScanner

یعنی لا الہ الا اللہ کو بولیں اور آدھا گھنٹہ سنیں اور آدھا گھنٹہ اسی نگاہ سے دیکھیں اور آدھا گھنٹہ غور وفکر کریں، تو یہ ابتدائی سیڑھی ہے صحیح یقین کے مل جانے کی۔ اگر ہم اس پر بھی قائم ودائم رہے تو کم از کم ۱۳ سال اسکو لگا تار بولتے رہے تو ہمیں بھی ایمان کا سرمایہ مل سکتا ہے۔

اوقات لگانا صرف وقت گزارنے کا نام نہیں ہے بلکہ اعمال کرنے کا نام چلہ تین چلے وغیرہ ہے تو ہم جہاں بھی چاہے جس مقام پر ہوں چاہے خروج میں ہوں ہم اس عمل کا اہتمام کریں گے تو یقین بنے گا، اسکے ساتھ اللہ کو راضی کرنے کا جذبہ بھی ہو یہ ایسے ہی ضروری ہے جیسے کلمے والا یقین ضروری ہے۔

سوال: اللہ کے راضی کرنے کا مقصد کیا ہے

جواب: جو بھی عمل کسی کے لئے کیا جاتا ہے مقصد یہ ہے کہ وہ ذات مجھے مل جائے تاکہ جو بھی کوئی چیز اس سے میں مانگوں تو پھر وہ بھی مجھے خوشی کے ساتھ دینے پر تیار ہو مثال کے طور پر استاد کی خدمت کرنا والدین کی خدمت کرنا، پیر صاحبان کی خدمت کرنا تاکہ وہ مجھے مل جائے، پھر جو بھی کوئی کام میرا ان پر آجائے تو وہ پورا کریں خوشی سمجھ کر یا خوشی کے ساتھ، ایسے ہی ہمارا ہر وہ عمل جس کے کرنے کو خدا نے ہمیں حکم دیا ہے ہم اس لئے کریں کہ وہ مل جائے، یا جس کے نہ کرنے کا حکم خدا نے دیا ہے ہم اس وجہ سے نہ کریں کہ وہ مل جائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سمجھ کر کرنا یا نہ کرنا اس پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور اس بندے کو فرمانبردار بندہ کہتے ہیں تو رضائے الٰہی عمل کو ایسا جاندار کر دیتا ہے جیسے کہ مرا ہوا یک جسم ہو اور اس میں روح ڈال دیں اور وہ زندہ ہو جائے تو اعمال کو جاندار بنانے کیلئے رضی الٰہی عمل میں ہونا ضروری اور لازم ہے۔

سوال: اب اگر یہ اللہ کے راضی کرنے کا جذبہ حاصل نہ ہو تو کتنا نقصان ہے؟

جواب: انکے بھی وہی نقصانات ہیں جو کلمے والے یقین کے حاصل نہ ہونے کے نقصان ہیں

(۱): اعمال ایسے ہونگے جیسے جسم بغیر روح کے۔

Scanned by CamScanner

(۲): اللہ کا اس پر غصہ ہوگا۔

(۳): اول وهله میں شهید کا سخی کا اور عالم کا حساب ہوگا ان کو اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیے جائے گا۔

(۴): اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے اعمال میں وزن نہیں ہوگا اور قیامت کے دن اعمال تو لے جائیں گے، گنے نہیں جائیں گے۔

(۵): سجدہ اس لئے لمبا کیا کہ لوگ کہیں گے کہ بہت اچھی نماز پڑھ رہا ہے تو یہ آدمی اس حالت میں مشرک ہے۔

(۶): حدیث میں ہے کہ جو آدمی اس وجہ سے بیان کرتا ہے کہ لوگ واہ واہ کریں تو اس آدمی کے نہ فرض قبول ہوتے ہیں اور نہ نفل قبول ہوتے ہیں۔

(۷): ایک آواز دینے والا قیامت کے دن آواز دے گا کہ جس نے کسی بھی عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا ہے وہ اسکا بدلہ اس سے لے لے، اللہ سب شرکاء سے پاک ہے وہ بے پروہ ذات ہے، عبادت میں کسی دوسرے کو شریک کرنے سے بیزار ہے۔

(۸): حدیث، جس نے ریا کے لئے نماز، روزہ اور صدقہ کیا وہ مشرک ہے۔

(۹): جو عمل دکھلاوے کے لئے کیا جائے اس عمل کو اللہ تعالیٰ چھپا دیتا ہے یعنی اس آدمی کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔

(۱۰): جو نمازیں جہری ہیں اس میں قاری صاحب خوب سنوار کر پیش کرتے ہیں اور جو خفی نمازیں ہیں اس کو جلدی پڑھ لیتے ہیں، تو اب خود بتاؤ کہ اس میں کتنا اخلاص ہوگا۔

(۱۱): ایک عابد تھا لوگوں نے اس کو کہا کہ فلاں جگہ ایک درخت ہے لوگ اسکو پوجتے ہیں، عابد بہت غصہ ہوا اور اسکو گرانے کے لئے کلہاڑا اُٹھا کر چلا، راستہ میں شیطان نے پوچھا کہ کہا کا اردہ ہے؟ بزرگ نے کہا کہ فلاں درخت کو کاٹنے جا رہا ہوں شیطان نے کہا کہ تو ایک بے فائدہ کام کیلئے اپنی عبادت کو چھوڑ کر آیا ہے اگر یہ ثواب کا کام ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنی نبی جو اس زمانے

Scanned by CamScanner

میں موجود تھے ان کے ذریعے کاٹ دیتے تھے، لیکن بزرگ ڈٹے رہے، آخر مقابلہ ہوا بزرگ نے شیطان کو گرادیا شیطان نے منت سماجت کر کے اپنی جان چھڑائی، پھر مقابلہ ہوا پھر شیطان کو گرایا، اس مرتبہ شیطان نے کہا کہ اچھا ایسا کرو کہ آپ کے سرہانے روزانہ ۳ یا ۴ اشرافیہ میں رکھ دونگا ان کے ذریعے باقی دن کے کاموں کو بھی کرو گے اور اپنی ضروریات بھی پوری کرو گے مگر اس درخت کو چھوڑ دو، بزرگ مان گئے اور گھر واپس آگئے کچھ دنوں کے بعد اشرفیوں کا سلسلہ بند ہو گیا پھر بزرگ چلنے لگے راستے میں پھر شیطان مل گیا شیطان نے کہا کہ تو اس کو نہیں کاٹ سکتا مقابلہ ہوا شیطان اوپر بیٹھ گیا بزرگ پر، پس بات یہ ہے کہ اخلاص کے بغیر اعمال قبول نہیں ہوتے

سوال: اگر اللہ کے راضی کرنے کا جذبہ حاصل ہو تو کتنا فائدہ ہے

جواب: (۱): چھوٹا سا عمل بھی کیوں نہ ہو جب اس میں اخلاص ہو تو اس کو وزنی کر دیتا ہے ایک کھجور ایک گھونٹ پانی یا لسی کیوں نہ ہو جنت کا سامان بن سکتا ہے اخلاص کی وجہ سے

(۲): سب سے طاقت ور عمل مومن کا وہ صدقہ ہے جو دائیں ہاتھ سے دئیں اور بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے کہ دائیں نے کیا دیا کہ حدیث میں ہے کہ صدقہ پہاڑ سے لوہے سے آگ سے اور ہوا سے زیادہ وزنی ہے۔

(۳): حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اخلاص والے ہدایت کے چراغ ہیں، اسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ بڑے بڑے فتنے کو دور کر دیتے ہیں۔

(۴): حدیث، اللہ کی طرف سے عذاب آجاتا ہے مگر وہاں والوں کے دیکھتا ہے کہ اس میں اللہ کے لئے محبت کرنے والے ہیں مسجدوں کو آباد کرنے والے ہیں اور رات کے آخر میں استغفار کرنے والے ہیں تو آیا ہوا عذاب واپس چلا جاتا ہے۔

(۵): قیامت کے دن عرش کے سائے کے نیچے وہ لوگ ہونگے جو مختلف علاقوں سے مختلف زبانوں سے مختلف نسلوں سے آکر جمع ہوئے ہوں اور اللہ کی رضا کے لئے اپس میں ملے ہوں

(۶): کلمے والا یقین اور اللہ کو راضی کرنے کا جذبہ دونوں جڑواں بھائی ہے جتنا وہ بنے گا اتنا ہی یہ

Scanned by CamScanner

بنے گا جتنا اس کو قوت ملے گی اتنا ہی اسکو قوت ملے گی۔

(۷): بنی اسرائیل کے ایک عابد نے دیکھا کہ قوم پر قحط سالی آئی ہے ایک ریت کا ٹیلہ دیکھا اور دل میں آیا کہ کاش یہ آٹے کا ڈھیر ہوتا اور میں اس قوم پر تقسیم کر دیتا، وقت کے نبی پر وحی آئی کہ میں نے ان کے اعمال میں اس مقدار کا ثواب لکھ لیا ہے اب نہ تو وہ ریت کا ٹیلہ آٹے کا ڈھیر بنا اور نہ تقسیم کیا صرف اخلاص نیت کی وجہ سے ثواب مل گیا۔

(۸): اللہ کی رضا کے لئے تو نے کسی کو جوڑا پہنایا تو قیامت کے دن اللہ اسکے بدلے میں جنت کے سبز ریشمی لباس پہنائیں گے۔

(۹): جس کی افطاری کا سبب بنا چاہے پانی کا گلاس ہی کیوں نہ ہو یا لسی کا گھونٹ ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ مکمل روزے کا ثواب دیگا۔

(۱۰): حضرت علیؓ نے ایک کافر کو گرایا جب آپ اسکے اوپر بیٹھ گئے اس کافر نے نیچے سے تھوکا تو حضرت علیؓ نے فوراً اسے چھوڑ دیا، کافر نے پوچھا کہ کیوں چھوڑا؟ آپ نے فرمایا کہ پہلے میں تجھے اللہ کی رضا کیلئے قتل کر رہا تھا اب اسمیں میرا غصہ بھی شامل ہوا اس لئے چھوڑ دیا وہ کافر اس سے متاثر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔

سوال: اب یہ اللہ کی رضا کا جذبہ کیسے حاصل ہوگا

جواب: اس کے حاصل کرنے کی صورت یہ ہے کہ جب بھی کوئی عمل ایسا کرنے کا آجانے کہ جسکے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کرنے کا تو فوراً اس میں نہ لگے بلکہ تھوڑی دیر ٹھہر جائے اور اپنے آپ سے پوچھے کہ یہ عمل میں کیوں کر رہا ہوں پھر جب شروع کرے تو عمل کے درمیان میں ہی پوچھے کہ یہ عمل کیوں کر رہا ہوں اور کر کے اخیر میں بھی اپنے آپ سے پوچھے کہ تو نے یہ عمل کیوں کیا؟ جواب صحیح آئے گا کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کیا ہے اسی طرح ہر وہ عمل جس سے اللہ نے منع کیا ہے اسکو اللہ کا حکم سمجھتے ہوئے چھوڑ دے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر جو کام کیا جاتا ہے یا چھوڑا جاتا ہے اس پر اللہ خوش ہوتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

مثال کے طور پر ہم جب نماز پڑھتے ہیں فوراً کھڑے نہ ہو جائیں بلکہ اپنے آپ سے پوچھیں کہ کیوں نماز پڑھتے ہو؟ اسی طرح جھوٹ بولنے کا وقت آ گیا مگر آپ نے چھوڑ دیا تو اس وقت بھی یہی کیفیت ہو کہ اللہ منع کرتا ہے جھوٹ بولنے سے اس لئے میں جھوٹ نہیں بولتا ... ہوں ساتھ ساتھ فضائل کا استحضار بھی ہوتا کہ اللہ کو راضی کرنے کے جذبے میں تقویت آ جائے

سوال: فضائل کا استحضار کسے کہتے ہیں

جواب: کہ جو عمل بھی کر رہے ہوں اس عمل کی وجہ سے وہ مجھے کیا دیتا ہے؟ اس عمل کے کرنے پر وہ مجھ کو کیا دے رہا ہے اگر یہ استحضار ہے پھر عمل میں دوام ہوگا اور بڑا سے بڑا عمل ہوگا۔ کہ انسان اس چیز کی طرف زیادہ میلان کرتا ہے جہاں پر اسکو زیادہ نفع نظر آتا ہو، مثلاً ایک آدمی سارا دن مزدوری کرنے کیلئے اس لئے تیار ہے کہ اسکو ۸۰ یا ۱۰۰ روپے مل جائے گے، دن کے اخیر میں اسی طرح کام کرتے کرتے جب وقت پورا ہو جائے گا تو کام کو چھوڑ دے گا لیکن کام ابھی تھوڑا باقی ہے تو صاحب مکان نے کہا کہ تھوڑا اور کام بھی کرو تو یہ کہے گا کہ وقت پورا ہو گیا تو صاحب مکان نے کہا کہ اچھا ایک گھنٹے میں ۵۰ روپے دوں گا مگر کام کرو تو اب یہ تیار ہو جائے گا۔ اسطرح ایک آدمی ٹیلر ماسٹر ہے عید الفطر سے دو دن پہلے آپ اس کے پاس کپڑے کا تھان لے کر گئے اور کہا کہ اس سے دو جوڑے میرے لئے بناؤ چونکہ پہلے لوگوں کے جوڑے موجود ہیں اور سب عید سے پہلے مانگ رہے ہیں فی جوڑا (۱۰۰) روپے سلائی لیتا ہے لیکن اس آدمی کو کہا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے سلائی کا تو اس نے کہا کہ اچھا میں ایک جوڑے کا ۲۰۰ روپے دوں گا لیکن میرے لئے ضرور بناؤ اب ٹیلر ماسٹر صاحب تیار ہو جائیں گا اور وقت نکال کر سلائی کرینگے دونوں جوڑوں کی۔ اس طرح اپنے بیٹے کو ڈاکٹر بنانا، انجینئر بنانا، پروفیسر بنانا پائلٹ بنانا، فوجی افسر بنانا، کوئی بھی دنیادار اور تاجر بنانا یہ سب اس لئے ہے کہ اس کے فضائل انکے سامنے ہیں۔

سوال: اگر فضائل کا استحضار نہ ملا کتنا نقصان ہوگا

جواب: نقصان یہ ہوجائے گا کہ کسی بھی عمل پر استقامت نہیں ملے گی اور ڈھیلا ڈھالا سستی کے ساتھ عمل میں لگا رہے گا اور جو کچھ اس عمل کے ذریعے سے دینا ہے اس عمل پر اگر دینے کا استحضار نہ ہوا تو وہ نہیں ملے گا مثلاً نماز میں کھڑے ہو کر تلاوت کرنے سے ایک حرف کے بدلے میں ۱۰۰ نیکیاں ملیں گی مگر ایک آدمی کا یہ استحضار نہیں ہے تو انکو نہیں ملیں گی اس طرح پانچ انعام نماز پڑھنے پر لیکن اگر استحضار نہیں ہے تو نہیں ملیں گے۔

(۴): جتنی عبادات ہیں چاہے وہ فرائض ہیں یا واجبات ہیں یا سنتیں ہیں یا مستحبات ہیں انکا ذمہ تو سر سے اتر جائیگا لیکن جو اجر ہے فضائل کو سامنے نہ رکھنے کی وجہ سے نہیں ملے گا۔

(۵): ہر عمل کو کرتے وقت جلدی تھک جائیگا۔

(۶): عمل میں لگنا اسکو بہت مشکل نظر آئیگا، مزدوری کرنا آسان، سویرے سویرے زمین کو پانی دینا آسان مگر تہجد پڑھنا مشکل نماز پڑھنا مشکل، کیوں کہ فضائل سامنے نہیں ہیں۔

(۷): گھنٹوں گھنٹوں میوزک سننا دنیادی باتیں کرنا بازاروں میں وقت لگانا آسان مگر مسجد میں اللہ کی بات سننا یا سنانا مشکل۔

سوال: اگر فضائل کا استحضار ہو تو کتنا فائدہ ہوگا

جواب: ہر چھوٹے سے چھوٹے عمل پر بھی ثواب ملے گا اور بوجھ سمجھ کر نہیں بلکہ خوشی اور سعادت سمجھ کر کرے گا، اس لئے کہ بادشاہ کسی کام کیلئے تجھ کو منتخب فرمائیں اور انعام بھی مقرر کریں تو ہم اس بادشاہ کا احسان مانتے ہیں اور اپنی سعادت سمجھ کر خوشی کے ساتھ کام میں لگ جاتے ہیں کہ بادشاہ کا مجھ پر خصوصی انعام ہے ورنہ اس کے لئے نوکر چاکروں کی کوئی کمی تو نہیں ہے وہ جسکو کہے ہر ایک اس کے کام میں لگنے کیلئے تیار ہے جب فضائل کو سامنے رکھ کر کسی عمل میں لگیں گے تو تھکاوٹ محسوس نہیں ہوگی بلکہ وہ فضیلت تیری خوشی کو بڑھا دیگی۔ مثال کے طور پر کسی آدمی نے آپ کو کہا کہ تم یہ جملہ کہا کرو کہ "میں بہت اچھا ہوں" تو میں ایک مرتبہ پر ۲ روپے دونگا تو اب بتا تو کتنی مرتبہ اسکو کہے گا بلکہ خوشی کے ساتھ کہتے رہو گے، ایسے ہی فضائل اعمال سامنے ہوں کہ نماز

میں ایک حرف پر کتنی نیکیاں ہیں رکوع پر کیا ملے گا، سجدے میں کیا ملے گا، تلاوت کلام پاک سے کیا ملے گا تو یہ فضائل اس کو لمبا کردیں گے اور خشوع اور خضوع پیدا ہوگا۔ بیماری کی ایک ایک آہ پر ۲ کروڑ نیکیاں ملیں گی اور دو کروڑ گناہ معاف ہوجائیں گے اور ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور بیماری کی حالت میں گناہوں سے ایسے پاک ہوجائیگا جیسے اب ماں نے جنا ہو تو اب بیماری کی حالت میں بھی خوش ہوگا۔

سوال: اب یہ فضائل کا استحضار کیسے حاصل ہوگا

جواب: اس کے حاصل کرنے کیلئے آدمی کو ضروری ہے کہ وہ عمل میں لگنے سے پہلے انکے فضائل کو سنے اور پھر عمل کرتے وقت اسکو سوچے فضائل کے حلقے میں بیٹھ کر سننے کے مکمل آداب کے ساتھ سنے اور پھر اسکو اونچی آواز سے دھرائے تاکہ عمل کرتے وقت یاد رہے لیکن فضائل کا استحضار اتنا غالب نہ ہو کہ اللہ کے راضی کرنے کا جذبہ مغلوب ہوجائے اس لئے کہ پھر اللہ اس عمل کے کرنے پر ناراض ہوجائیں گے۔

اس کی مثال یوں ہے کہ ایک نوجوان کی کسی مالدار لڑکی کے ساتھ محبت ہوگئی، اب اس نوجوان نے نکاح کا پیغام بھیجا، انہوں نے منظور کرلیا لیکن بعد میں اگر اس لڑکی کو پتہ چلا کہ یہ نوجوان جو میرے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے اس لئے کہ جو مال میرے پاس ہے وہ اسکو مل جائے تو اب یہ لڑکی ناراض ہوجائیگی، لیکن اگر نکاح اسکی محبت کیوجہ سے ہورہا ہے تو مال خودبخود مل جائے گا، تو دنیا کو ساز وسامان راحت وبرکت اور آخرت کی جنت وہاں کی حور اور غلمان دودھ اور شہد کی نہروں کو سامنے رکھ کر اللہ کی عبادت کرنے سے اللہ ناراض ہوجائیں گے، ہاں اتنا استحضار ضروری ہے کہ اللہ کے راضی کرنے کے جذبے میں اضافہ فرمائیں جیسے کہ مالدار لڑکی کے ساتھ محبت تو ہے ہی اب اسکے مال کو دیکھے تو ... تو یہ مال ذریعہ بن جائے اسکے ساتھ اور محبت کے اضافے کا تو اسکے لئے ضروری ہے کہ ہم اجتماعی طور پر فضائل کے حلقے میں روزانہ بیٹھا کریں اور انفرادی طور پر بھی فضائل کی کتاب کم از کم روزانہ آدھا گھنٹہ دیکھا کریں، اس سے فضائل کا

Scanned by CamScanner

استحضار آجائے گا تو فضائل کا استحضار کا درجہ یہ بنے گا کہ اللہ تعالیٰ کے راضی کرنے کے جذبے میں اضافہ کریں۔ اسکے ساتھ ساتھ اللہ کا دھیان بھی نصیب ہو۔

سوال: دھیان کسے کہتے ہیں

جواب: جس کے لئے جو عمل کرتے ہوں کرتے وقت کیفیت یہ ہو کہ وہ دیکھ رہا ہے، مزدور کا دھیان کہ مالک مکان دیکھ رہا ہے، شاگرد کا دھیان کہ استاد دیکھ رہا ہے بیٹے کا دھیان کہ باپ دیکھ رہا ہے، چور کا دھیان کہ گھر کا مالک دیکھ رہا ہے تو اس طرح یہ دھیان ہمیں نصیب ہو جائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

(۱): حضرت ابن عمرؓ نے بطور امتحان ایک چرواہے کو کہا کہ ایک بکری دے دو قیمت لے لو، اس نے کہا کہ یہ میری نہیں ہے میرے مالک کی ہے، حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ مالک تو ادھر نہیں ہے تم انکو کہہ دینا کہ بھیڑئے نے ایک بکری کھالی، تو چرواہے نے جواب میں کہا فاین اللہ تو پھر اللہ کہاں چلا گیا؟

(۲): ماں نے بیٹی کو کہا دودھ میں پانی ملادو بیٹی نے کہا کہ امیر المومنین نے منع فرمایا ہے ماں نے کہا کہ اب تو امیر المومنین نہیں ہے، جواب میں بیٹی نے کہا کہ امیر المومنین کا اللہ تو موجود ہے وہ کہاں چلا گیا۔

(۳): طالب علم جنگل میں ایک جھونپڑی میں پڑھ رہا تھا کہ ایک شہزادی اپنے قافلہ سے بھٹک گئی چلتے چلتے اس طالب علم کے پاس پہنچی اور کہاں کہ مجھے رات گزارنے کیلئے جگہ دے دو، طالب علم نے کہا کہ سو جاؤ ایک طرف، شیطان آیا اور طالب علم کو کہا کہ تو بھی اکیلا اور یہ بھی اکیلی کوئی بھی نہیں مگر انہوں نے فوراً اپنی انگلی موم بتی پر رکھ لی حتیٰ کہ ساری انگلی کالی پڑ گئی صبح شہزادی جب اپنے گھر پہنچی اور قصہ سنایا تو بادشاہ نے طالب علم کو بلایا اور پوچھا کہ انگلیوں کو کیوں جلایا؟ اس نے بتایا کہ میں نے اپنے نفس کو کہا کہ اگر تو دنیا کی آگ برداشت کرسکتا ہے تو یہ کام کرلے ورنہ اللہ دیکھ رہا ہے وہ اس کے بدلے میں دنیا کی آگ سے ستر گناہ سخت آگ میں تجھے جلادے

گا، اس پر بادشاہ نے اپنی بیٹی کا نکاح اس طالب علم سے کر دیا۔

سوال: اگر اللہ کا دھیان نصیب نہ ہو تو کتنا نقصان ہو گا

جواب: نقصان یہ ہو گا کہ مالک کی طرف سے جو ہدایات ہیں زندگی گزارنے کی اس میں دیکھے گا کہ کونسا حکم ایسا ہے جو نفس پر بھاری ہے تو اب اس حکم کو پورا کرنا چھوڑ دے گا اور ہر حکم میں سستی کے ساتھ لگا ہوا ہو گا، اور اسکی نافرمانی کرنا اسان ہو جائیگا، جھوٹ بولنا غیبت کرنا چوری کرنا، زنا کرنا، بدنظری کرنا، نماز کو چھوڑ دینا، روزہ نہ رکھنا، زکوۃ ادا نہ کرنا وغیرہ یہ سب کام اس سرکش کے لئے اسان ہو گے اور جسکو یہ دھیان والی نعمت حاصل نہ ہوئی پھر کیا ہو گا؟ اس کے چہرہ کی رونق زائل ہو جائیگی، مال میں بے برکتی، اللہ کا اس پر غصہ ہو جانا، قبر میں پٹائی حشر میں رسوائی، دوزخ میں جانا اپنے اس بداعمالی کی بدولت۔

جب اللہ کا دھیان نہیں ہے تو باقی جو چھوٹی مخلوق ہے اسکا بھی کوئی ادب نہ ہو گا نہ بڑوں کا لحاظ نہ علماء کی قدر اور نہ چھوٹوں پر شفقت، گھر میں ماں باپ بھی ایسے آدمی بیزار ہوں گے۔

مدرسہ میں استاد اس سے ناراض ہوں گے باہر لوگوں کا اس پر غصہ ہو گا۔ حدیث میں ہے جو آدمی چپ چاپ گناہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسکی نفرت لوگوں کے دلوں میں ڈال دین گے، ایسے آدمی کی اصلاح کرنا مشکل ہے جو چپ چاپ اللہ کی نافرمانی کرے بلکہ وہ اس میں ترقی کرتا جائیگا پہلے گھر سے چوری کرتا تھا اب بڑے بڑے ڈاکے کرنے لگ گیا اس لئے کہ اللہ کا دھیان نہیں ہے۔

سوال: اب اگر اللہ کا دھیان مل گیا تو کتنا فائدہ ہو گا

جواب: جب یہ دھیان ہو کہ وہ دیکھ رہا ہے تو جس کام پر انہوں نے تجھ کو لگا دیا ہے وہ آپ انکے سامنے اچھے سے اچھا اور بڑھیا سے بڑھیا پیش کرے گا۔

مثال: طالب علم کا دھیان ہے کہ استاد دیکھ رہا ہے اب مطالعہ بھی صحیح اور تکرار بھی صحیح انداز سے کریگا، مزدور کا دھیان ہے کہ پیچھے مالک کھڑا ہے تو وہ صحیح کام کرے گا تا کہ کل کام کیلئے دوبارہ

وہ منتخب کریں۔ رائیونڈ میں ایک شخص نے کارگزاری سنائی کہ ہم بہت بڑے ڈاکو تھے میں انکا سردار تھا، ایک مرتبہ ایک گھر کی خبر لی معلوم ہوا کہ وہاں فلاں صندوق میں سونا پڑا ہوا ہے رات کو دو ڈھائی بجے ہم سوراخ کر کے اندر چلے گئے، جب ہم خزانے پر پہنچے تو وہاں ایک ڈبل بیڈ پر میاں بیوی سوئے ہوئے تھے اور انکے درمیان ایک چار پانچ مہینے کا بچہ لیٹا ہوا تھا اور روشندان کے ذریعے چاندنی کی شعاعیں پڑ رہی تھیں اور وہ انکو دیکھ رہا تھا، ہم اس انتظار میں تھے کہ بچہ سو جائے پھر چوری کریں گے اس لئے کہ اگر ہم کسی چیز کو ہاتھ لگادیں تو آواز نکل جائے گی تو بچہ رونے لگ جائے گا اور والدین اٹھ جائیں گے۔ تو ہم پکڑے جائیں گے، آخر کار وہ بچہ نہ سویا ہم نے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا اور ناکام واپس آگئے پھر فرمایا کہ اتنا بھی اللہ کا دھیان نصیب نہ ہوا تھا۔

تو جب اللہ کا دھیان نصیب ہو جائیگا تو چوری کرنا مشکل ہو جائیگا تو جھوٹ بولنا، غیبت کرنا چغل خوری کرنا، حسد بغض، کینہ سب ختم ہو جائیں گے اور آپس میں محبت ہوگی چھوٹے سے چھوٹے گناہ کا کرنا بھی مشکل ہوگا اور ہر وہ عمل جس پر رب العالمین راضی ہو جاتے ہیں انکے سامنے خوبصورت خشوع اور خضوع کے انداز میں پیش کریں گے۔ باپ نے بیٹے کو مدرسہ کے معلم کے حوالے کر دیا کہ اسکو حافظ بناؤ مگر باپ کا کاروبار چوری کا تھا ایک دن باپ نے سوچا کہ اسکو مدرسہ سے نکال لوں اور اپنا داؤ چوری کرنے کا طریقہ سکھاؤں چنانچہ بچہ کو نکالا مگر نیک لوگوں کی صحبت میں وقت گزارا تھا چلتے چلتے باپ نے بیٹے کو کہا کہ جب میں دیوار پھلانگنے لگوں تو اگر کوئی دیکھ رہا ہو تو فوراً بتانا کہ کوئی دیکھ رہا ہے، جب باپ اندر گیا تو تھوڑی دیر بعد بیٹے نے شور مچایا کہ کوئی دیکھ رہا ہے دونوں بھاگتے بھاگتے جب محفوظ مقام پر پہنچے تو باپ نے پوچھا کہ کون دیکھ رہا تھا؟ بیٹے نے جواب میں کہا اللہ اس لفظ کا اثر باپ پر ہوا اور چوری کرنا چھوڑ دی۔ جب دھیان نصیب ہو جائے تو مجال ہے کہ کوئی کسی دوسرے کے عیوب کی طرف دیکھے ہر وقت اپنے اعمال کو اعلیٰ سے اعلیٰ بنانے کی فکر میں لگا ہوا ہو۔

سوال: اب یہ اللہ کا دھیان کیسے نصیب ہوگا

جواب: اس صفت کو حاصل کرنے کے لئے سوائے اس کے کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے کہ ہم جب بھی اللہ کا ذکر کریں تو معنی کو سوچ سوچ کر کریں، یا کم از کم جو دو (۲) وقت کی تسبیحات ہیں انکو رو بقبلہ ہو کر التحیات کی شکل میں کپڑا سر پر ڈال کر پوری توجہ کیساتھ اللہ تعالیٰ کے احسانات کو سامنے رکھ کر اور انکی صفات کاملہ کو سامنے رکھ کر کہیں کہ سبحان اللہ میرا اللہ تمام عیوب سے پاک الحمد اللہ خوبیان ساری انہی میں ہیں لا اِلٰہ اِلا اللہ اللہ کے سوا کوئی میرا مقصود نہیں، میرا مطلوب نہیں، میرا محبوب نہیں، لاحول و لا قوة الا باللہ نہ میں کچھ ہوں اور نہ میرا کچھ ہے تو ہی سب کچھ ہے اور تیرا ہی سب کچھ ہے اس طرح آپ ﷺ کے امت پر کتنے احسانات ہیں، امت کے لئے کتنے بے چین تھے آپ ﷺ کے طائف اور اُحد کے واقعات یاد کرتے ہوئے درود پاک پڑھنا اور اسکے بعد اپنے گناہوں پر نادم ہو کر آئندہ کے لئے کبھی اللہ کو ناراض نہیں کروں گا توبہ استغفار کرنا یعنی ایک ایک گناہ اللہ کو بتا بتا کر پشیمان ہونا۔

سوال: توبہ کسے کہتے ہیں

جواب: جو میں نے کیا ہے اس پر انتہائی پشیمان اور آئندہ کے لئے عزم کہ دوبارہ ایسا نہیں کروں گا اور کسی کو نہیں بتاؤ نگا۔ مثال کے طور پر ایک ڈرائیور لاہور سے راولپنڈی موٹروے پر گاڑی کو چلا رہا چلتے چلتے ڈرائیور صاحب کو نیند آئی، تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھل گئی اب ڈرائیور کتنا پشیمان ہوگا کہ میں نے کیا کیا بلکہ عزم کرے گا کہ میں دوبارہ نہیں سوؤں گا سٹیرنگ کے اوپر، اور سواریوں کو بتا ئیگا بھی نہیں ورنہ کہیں گے کہ پہلے ہمیں اتارو پھر آپ جاؤ۔ ایسے ہی اگر آپ نے لوگوں کو بتایا کہ میں اتنا گناہ گار ہوں تو کوئی بھی تیرے ساتھ بات نہیں کرے گا اللہ بھی اس آدمی سے سخت ناراض ہے کہ جس پر اللہ نے پردہ ڈالا اور وہ خود لوگوں کو بتا رہا ہے ایک گھنٹہ عصر کے بعد نکال کر اور ایک گھنٹہ صبح کے وقت نکال کر اداب کی رعایت کرتے ہوئے تسبیحات کی پابندی کریں سوسو

Scanned by CamScanner

دفعہ انشاء اللہ اس سے اللہ کا دھیان نصیب ہو جائیگا۔

صفت نمبر (۵) سوال آپ ﷺ کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: کوئی بھی حال آیا ہے سفر میں ہوں یا حضر میں، گھر ہو یا باہر، انفرادی یا اجتماعی عبادات، معاملات یا معاشرت ہو اسکو دیکھے کہ اس میں حضور ﷺ نے کیا کیا ہے؟

آپ ﷺ کے طرز زندگی پر اپنی زندگی کو ڈالنے کا نام آپ ﷺ کا طریقہ ہے ہم شادی غمی، کھانے پینے حضور ﷺ کو دیکھیں رسم ورواج کو چھوڑ دیں بدعات سے کوسوں دور ہوں، اس کو دیکھیں کہ اب مجھ پر حالت آگئی اس وقت آپ ﷺ کا کونسا طریقہ میری طرف متوجہ ہے؟ ملبوسات میں ماکولات میں مشروبات میں مسکونات میں اور منکوحات میں طریقہ نبی تلاش کریں آپ ﷺ کو اللہ پاک نے امت کیلئے نمونہ بنا کر بھیجا ہے اور اللہ نے فرمایا اسکے بارے میں کہ " قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله و يغفر لكم ذنو بكم و الله غفور رحيم " کہ آپ اپنی امت کو فرمادیں کہ اگر تم لوگ میرے اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو تم لوگ میرا محمد ﷺ کا اتباع کرو تو اللہ تمہارا محبوب بن جائیگا اور اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا اور اللہ پاک غفور اور رحیم ہے، لہٰذا جو شخص نبی ﷺ کا جس قدر نزدیک ہو وہ اس قدر اللہ کے نزدیک ہے جو شخص محمدؐ سے دور ہے وہ اتنا ہی اللہ سے دور ہے، اس لئے کہ جس سے اللہ محبت کریں اور تو اس سے محبت نہ کرے تو سمجھو کہ تیری محبت اللہ سے ہے ہی نہیں، مجنون کہتا ہے کہ "امر على الديار ديار ليلىٰ اقبل ذا الجدار و ذا الجدار و ما حب ديار شغفن قلبى ولكن حب من سكن ديار" کہ جب لیلیٰ کی بستی سے گزرتا ہوں تو بوسہ دیتا ہوں اس دیوار کو اور اس دیوار کو اس وجہ سے نہیں کہ میرا دل اس بستی کے در و دیوار پر عاشق ہے بلکہ وجہ اس کی یہ کہ اس بستی میں جو رہتی ہے اس کی وجہ سے میں بوسہ دیتا ہوں دیواروں کو۔

سوال: اگر حضور ﷺ والا طریقہ نہ اپنایا تو کتنا نقصان ہے

جواب: (۱)۔ جیسے کلمے والے یقین کے اور اللہ کے راضی کرنے کے جذبے کے بغیر اعمال قبول نہیں ہوتے ہیں اس طرح حضور ﷺ کے طریقے کے خلاف کوئی عمل بھی اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے۔

خلاف پیمبر کسے راہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(۲)۔ جو آدمی حضور ﷺ کے طریقے کے خلاف راستہ تلاش کرتا ہے اسکو کبھی بھی راستہ نہیں ملے گا اور منزل تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔

(۳)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری تمام امت جنت میں جائیگی سوائے اس کے جس نے انکار کردیا، صحابہؓ نے عرض کیا کہ جس نے انکار کیا سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری اتباع کی وہ وہ تو جائیگا جنت میں اور جس نے اتباع نہیں کی وہ انکار کرنے والوں میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتے ہو جب تک اپنے خواہش اس دین کے تابع نہ کردو جو میں لے کر آیا ہوں۔

(۴)۔ قیامت کے دن حضور ﷺ حوض کوثر کے سامنے کھڑے ہوکر اپنی امت کو پانی پلائیں گے اسی اثنا میں ایک قوم آئیگی، آپ ﷺ اسکو پہچانیں گے، اس لئے کہ انکے وہ اعضاء جہاں وضو کا پانی پہنچا ہوگا وہ چمکیں گے لیکن بیچ میں فرشتے آجائیں گے آپ ﷺ فرشتوں سے کہیں گے کہ انکو چھوڑ دو وہ کہیں گے کہ انہوں نے آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے طریقے کیخلاف کیا تھا یعنی بدعات شروع کی تھیں تو حضور ﷺ کی رحیم کریم ذات باوجود اتنی شفقت کے یہ فرمائیں گے کہ دور ہو جائے ہر وہ شخص جس نے میرے بعد میرے دین میں تبدیلی کی ہے، آج میں اس سے بیزار ہوں۔

(۵)۔ جو آدمی حضور ﷺ کے طریقے کے خلاف دعوت والا کام کرے گا تو یہ لوگوں کو تنگ کررہا ہے اس کے کسی بھی عمل میں اثر نہ ہوگا۔

(۶)۔ زیادہ میٹھا بن گیا تو لوگ تجھے نگل لیں گے مٹھائی سمجھ کر اور اگر زیادہ کڑوا بن گیا تو

لوگ تجھے چھوڑ دیں گے کڑوا سمجھ کر اس لئے درمیانہ مزاج اختیار کریں۔

سوال: اگر حضور ﷺ والے طریقے پر چلا گیا تو کتنا فائدہ ہوگا؟

جواب: (۱): آپ ﷺ کے طریقے پر چلنے سے اللہ ملتا ہے اور جب اللہ مل گیا تو سب کچھ مل گیا (۲): سارے اللہ کے احکامات قبول ہو جائیں گے۔(۳): قیامت کے دن آپ ﷺ کی سفارش نصیب ہوگی۔(۴): دنیا میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

(۵): آپ ﷺ جیسی صورت بنائیگا تو لوگوں پر آپکا رُعب پڑ جائیگا اور وہ لوگ جو اللہ سے دور ہیں آپ کے ذریعہ سے ہدایت پر آجائیں گے۔(۶): آپ کا کسی طرف دیکھنا راستے میں چلنا کسی کے ساتھ بات کرنا آپ کی عبادت میں لگنا یہ سارے اعمال لوگوں کے لیے ذریعہ ہدایت بن جائیں گا۔(۷): آپ کا جسم مکمل طور پر حضور ﷺ کے جسم کی مانند ہو تو آپ نمونہ بن جائیں گے۔(۸): معاملات میں حضور ﷺ جیسا کردار ادا کریں گے تو لوگ خوش ہو کر آپ کی بات کو لیں گے۔(۹): آپ ﷺ والے طریقے سے جب دعوت دیں گے آپ کے طریقے میں یہ تھا کہ اندر سے ایسی آواز نکلتی تھی جیسے ہانڈی پکتی ہے اور کڑھتی ہے آپ ﷺ کے طریقوں میں موقع شناسی مردم شناسی وقت شناسی اور مزاجی شناسی تھی، آپ ﷺ کے اندر پہاڑ جیسا استقلال آسمان جیسی بلندی اونٹ جیسا صبر اور زمین جیسی تواضع تھی اور مایوس بلکل نہیں ہوتے تھے۔اس انداز سے دعوت دیں گے تو اثر ہوگا پہلے خود عامل بعد میں اوروں کو عامل بناؤ نشان کو سیدھا کر کے دعوت دینی ہے اور نشان اپنے آپ کو بنانے سے سیدھا ہو جائیگا۔

سوال: اب یہ حضور ﷺ والا طریقہ کیسے آئیگا

جواب: اس کے لئے ہم کم از کم دن رات میں ایک گھنٹہ ایسا نکالیں جو بلکل فارغ ہو اور بلا ناغہ کسی عالم کی صحبت میں بیٹھیں اور اس سے پورے آداب کے ساتھ پوچھ پوچھ کر زندگی نبی ﷺ کو سیکھیں۔

علماء کی قدر ہو ہمارے دلوں میں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ برابر نہیں ہو سکتے ہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے علما ہماری آنکھوں کے تارے ہیں ہم ان کے ماتھے اور ہاتھوں کو چومیں اس کی برکت اور انکی قربانیوں سے آج دین جگمگا اٹھا ہے، جب ہم انکی خدمت کریں گے تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اس مبارک نعمت کیلئے قبول فرمائیں گے۔

کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ہم انکی صحبت میں گزاریں تاکہ ہمیں مسائل معلوم ہو جائیں خرید و فروخت کے بارے پوچھیں غم میں حضور ﷺ کا طریقہ پوچھیں نکاح میں حضور ﷺ کا طریقہ پوچھیں گھریلو مسائل کے بارے میں انفرادی مسائل اجتماعی مسائل یہ سب ہمارے ان علماء کرام کے پاس موجود ہیں، اس طریقہ سے ہمیں حضور ﷺ کا طریقہ زندگی معلوم ہو جائے گا اور زندگی میں آپ والا طریقہ آتا چلا جائیگا حضور ﷺ کی سنتوں سے انتہائی محبت ہو ہر موقع کی مسنون دعائیں ہیں انکا اہتمام ہو کم از کم روزانہ ایک دعا بھی یاد کرتے رہیں گے تو تھوڑی مدت میں ہمیں ساری مسنون دعائیں یاد آ جائیں گی آپ ﷺ کی ذات سے انتہائی محبت ہو روزانہ اپنے اعمال میں سے چاہے مال کے اعتبار سے ہوں یا جان کے اعتبار سے ہوں اعمال کو ہدیہ کر کے آپ ﷺ کی روح کے پیچھے وقف کریں۔

﴿صفت (۶) سوال: نفس کا مجاہدہ کسے کہتے ہیں﴾

جواب: مجاہدہ باب مفاعلہ سے ہے اور اس باب کی خاصیت یہ ہے کہ جانبین سے مقابلہ ہو کہ دونوں جانبیں مطالبہ کرتا ہے کہ یہ اوقات مجھ میں لگ جائیں تو دنیا کمانے کا مصروف وقت دین کو دینے کا نام مجاہدہ ہے اور مجاہدہ۔ نفس کس کو کہتے ہیں کہ نفس چاہتا ہے کہ میں آزاد پھروں مجھ پہ کوئی پابندی نہ ہو لیکن شریعت کہتی ہے کہ تو پابند ہے تو بندہ ہے یعنی بندھا ہوا ہے اللہ کے اوامر کے ساتھ اور حضور ﷺ کے طریقوں کے ساتھ نفس چاہتا ہے کہ جو بھی اللہ کی نافرمانی ہو اسکو میں پورا کروں اور جو بھی اللہ کی فرمانبرداری ہے اس سے میں دور رہوں اب نفس تین حصوں پر مشتمل ہے۔

Scanned by CamScanner

۱۔نفس امارہ ۲۔نفس لوامہ ۳۔نفس مطمئنہ

۱۔نفس امارہ:۔

جواب: نفس امارہ وہ سرکش نفس ہے جو کہ کسی گناہ کو کرنے کے بعد نادم اور پشیمان نہیں ہوتا جیسا کہ کافر فرملحد مشرک شیعہ اور تمام بدعتی،

۲۔نفس لوامہ:۔

نفس لوامہ وہ نفس ہے جو کسی گناہ پر آمادہ کر لیتا ہے لیکن گناہ کے کرنے کے بعد اسکو پشیمان کر دیتا ہے اور نادم ہو جاتا ہے جیسے اس امت کے اولیاء اتقیا بزرگ دین اور مبلغین علماء کرام

۳۔نفس مطمئنہ:۔

یہ وہ مبارک نفس ہے جسکی طبیعت میں نافرمانی نہیں ہوتی اللہ نے یہ نفس نبیاء کرام کو نصیب فرمایا ہے۔

مجاہدہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک ناقص مجاہدہ اور دوسرا کامل مجاہدہ ہے، ناقص مجاہدہ پر اگر قائم رہا تو اخیر میں کامل مجاہدہ نصیب ہو جائیگا جس پر اللہ کا وعدہ ہے کہ ضرور بضرور ہدایت کے راستے اس پر کھولوں گا ایک آدمی ہے وہ سال میں چلہ تبلیغ میں لگاتا ہے مگر نکلتے وقت گھر میں مصالحہ چینی آٹا گھی ضروریات کے سامان پورا کر کے گھر کی طرف سے اجازت لے رہا ہے چلتا رہتا ہے یہ ناقص مجاہدہ ہے اسے چھٹی ملتی رہتی ہے اچانک ایک چلہ میں انکے پاس نہ پیسے ہیں اور نہ چھٹی مل رہی ہے گھر سے اجازت مل گئی چلہ لگایا نہ چھٹی کی پروا کی نہ پیسے کی پرواہ قرضہ لیا شدہ شدہ یہ آدمی مجاہدہ کی اس سیڑھی پر چڑھتا رہا ہے کہ اخیر میں اسکے گھر والے بھی اجازت نہیں دیتے کہ تبلیغ میں جانے سے کاروبار بھی بند قرضہ بھی ہے اس پر لوگوں کا لیکن یہ اس چلے میں بھی چلا گیا تو واپسی پر سارے رشتہ دار ناراض ہیں کوئی اس کے ساتھ نہیں بولتا ہے کہ اب کیا کریں کہ یہ نیچے اتر جائے اس مجاہدہ کی سیڑھی سے اوپر چڑھے اب اگر یہ اس حالت میں آگے چلا تو اب اللہ کی طرف سے مدد اور کامل مجاہدہ شروع ہو گیا اور اگر نیچے اتر آیا تو پھر دوبارہ چڑھنا پڑے گا تو

Scanned by CamScanner

مشقت بھی زیادہ ہوگی اور مایوس بھی ہو جائے گا۔

﴿سوال: اگر نفس کا مجاہدہ نہ رہا تو کتنا نقصان ہوگا﴾

جواب: اگر نفس کے مجاہدے کے ساتھ دین کے کاموں میں نہ لگا تو جب تک یہ بغیر مجاہدہ نفس کے اعمال میں لگا رہا تو ثواب کو پاتا رہا مگر ہدایت نہ ملی ہر عمل کے اخیر میں مجاہدہ آتا ہے اس وقت اس عمل کا نور شروع ہو جاتا ہے اب وہ نور نہ ملا۔ (۱)۔ ہدایت کا نور نہیں ملے گا (۲) ایسے آدمی کو کسی بھی عمل پر استقامت نہیں ہوگی جو مجاہدہ کے بغیر چلے گا، اسکے عمل میں ترقی نہیں ہوگی۔
(۳) جس عمل کو بغیر مجاہدہ نفس کریں وہ عمل وزنی نہیں ہوگا۔ (۴) عمل شکل میں تو نظر آئیگا مگر اندر سے کھوکھلا ہوگا خالی ہوگا۔ (۵) تعلیم کے شروع میں التحیات کی شکل میں بیٹھا تھا جب گھٹنوں میں درد شروع ہوا یعنی مجاہدہ شروع ہوا درد اور ادب کا اب ادب کو چھوڑ دیا اور درد کو ترجیح دی اب اس تعلیم کا نور نہیں ملے گا ہاں ثواب ملے گا مگر جو تعلیم سے مقصود تھا وہ فوت ہو گیا۔

﴿سوال: اگر ہمیں مل گیا تو کتنا فائدہ ہے﴾

جواب: (۱): قرآن میں اللہ نے فرمایا: " والذین جاھدو افینا لنھد ینھم سبلنا " جو لوگ ہمارے راستے میں مجاہدہ سے کام لیتے ہیں ہم ان پر ہدایت کے راستے کھول دیں گے (۲) اس کو اللہ تعالیٰ نمونہ بنا دیگا۔ (۳) اللہ کا حکم ہے کہ مجاہدہ کرو اللہ کے راستے میں جیسے مجاہدہ کرنے کا حق ہے اس لئے کہ ہم نے تم لوگوں کو چنا ہے۔ (۴) مجاہدہ کے ساتھ عمل میں لگنے سے اس عمل کا مزا نصیب ہوگا (۵) مجاہدہ کیساتھ جس عمل کو کیا جاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرماتے ہیں (۶) جو مجاہدے کے ساتھ چلے گا اللہ تعالیٰ اس کی خود رہبری فرمائیں گے (۷) مجاہدہ بالمال سے اللہ مال میں برکت ڈالیں گے۔ (۸) مجاہدہ نفس سے اللہ تعالیٰ عمر میں برکت ڈالیں گے۔ (۹) مجاہدہ کرنے سے نفس مطیع ہو جاتا ہے۔
(۱۰) مجاہدہ کرنے والے شخص پر جو بھی حالت آجائے خوشی کے ساتھ اسکو گزار سکتے ہیں

Scanned by CamScanner

ایک بزرگ بیمار ہو گئے اس زمانے میں ایک یہودی پادری بھی تھا، اسکو یہ خوبی ملی تھی کہ جس مریض کو بھی دیکھے تو وہ مریض صحیح ہو جاتا ہے اس بزرگ نے اپنے رشتہ داروں کو کہا کہ میں مر جاؤں لیکن اس کے پاس نہیں لے جانا لیکن وہ بیماری سے بے ہوش ہو گئے تو گھر والے اٹھا کر اسکے پاس لے گئے چنانچہ جب اس نے عادت کے مطابق دیکھا وہ بزرگ فوراً ٹھیک ہو گئے اس بزرگ نے پوچھا کہ آپ کو یہ ملکہ کیسے ملا تو اس نے بتایا کہ میں ہر کام میں نفس کی مخالفت کرتا ہوں پھر اس بزرگ نے اس پر کلمہ پیش کیا تو اس نے دیکھا کہ نفس نہیں مان رہا، لیکن اس نے قبول کیا اور مسلمان ہو گیا۔

سوال: اب یہ نفس کا مجاہدہ کیسے ملے گا

جواب: اس کے حاصل کرنے کے لئے دو باتیں ضروری ہیں ایک یہ کہ اپنے ۲۴ گھنٹے کے معمولات کرنے ہیں، اس کے اوقات اور جگہ مقرر کر کے پابندی کے ساتھ ہر عمل کے وقت اس عمل میں لگا رہنا ہے۔ دوسرا عمل چاہے جتنا بھی ضروری ہو مگر وقت مقررہ کے عمل میں دوسرے عمل کو نہیں کرنا جیسے کہ سالانہ چلہ یا تین چلے ہیں اب اس کیلئے وقت مہینہ مقرر ہوں تعلیم انفرادی اور اجتماعی کا وقت مقرر ہو اندرون بیرون گشت کا وقت مقرر ہو انفرادی اعمال، تسبیحات، تہجد، نوافل، قرآن کی تلاوت روزانہ امت کے بارے میں فکر کرنا، اس کے لئے وقت اور جگہ مقرر ہوں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی سستی کی وجہ سے یا غفلت کی وجہ سے کسی بھی عمل میں چاہے انفرادی ہو یا اجتماعی ہو ناغہ آ گیا تو فوراً کسی نہ کسی وجہ سے اپنے اوپر سزا لگاؤ چاہے وہ سزا جان سے ہو یا مال سے مثلاً تکبیر اُولیٰ فوت ہو گئی اب اپنے اوپر لازم کرو کہ اس سستی کی وجہ سے آج شام کا کھانا نہیں کھاؤں گا یا تیس روپے صدقہ کروں گا یا جا کر بیت الخلاء یا غسل خانے میں آدھا گھنٹہ یا بیس منٹ کان پکڑوں گا وغیرہ وغیرہ، ان باتوں کے اہتمام کرنے سے اللہ تعالیٰ عمل کرنے پر استقامت دیں گے اور جب اعمال پر استقامت مل جائے تو مجاہدہ اس عمل میں آتا

جا پہنچا اور ساتھ ساتھ ترقی بھی ہوجاوے گی ہوتی چلی جائیگی انشاء اللہ۔
اللہ تعالیٰ اپنی فضل سے جو کچھ مذاکرہ ہمارے ہر عمل میں لے آئے (آمین)

﴿مذاکرہ نمبر (۱) مسجد کے آداب کا﴾

مقصد:۔ تاکہ وہ عالمی ذمہ داری جو آپ ﷺ نے ہم پر لگائی ہے پوری ہو جائے۔ اور پورے عالم کے انسانوں کی زندگیوں میں ان کے گھروں میں، مارکیٹوں میں، دکانوں میں، وغیرہ مسجد کے اعمال منتقل ہو جائے۔ ہمارے حضرات فرماتے ہیں کہ ہمارے ان تبلیغ میں نکلنے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہیں بشرطیکہ یہ مسجدوں کے آداب کا خیال رکھیں اس لئے بہت ہی ضروری ہے کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر سمجھ کر استعمال کریں داخل ہونے سے پہلے سوچو کہ میں مسجد میں کیوں جاتا ہوں؟ جواب ملے گا کہ اس میں ۱۔ذکر کرونگا۔ ۲۔لوگوں کی خدمت کرونگا۔ ۳۔فرائض پڑھونگا۔ ۴۔دعوت دونگا۔ ۵۔تعلیم میں بیٹھونگا۔ ۶۔قرآن کی تلاوت کرونگا۔ ۷۔مسجد کی صفائی کرونگا۔ ۸۔سیکھنے سکھانے کا عمل کرونگا۔ ۹۔اعتکاف کی نیت سے رہونگا۔

اس کے علاوہ اور بہت سی نیتیں کر کے مسجد میں داخل ہو جاتا ہوں اب ہر نیت کا ثواب ملے گا اگرچہ عمل نہ بھی کیا تب بھی نیت کا ثواب تو مل ہی گیا اسطرح مسجد اللہ کا گھر ہے جیسے اللہ بڑا ہے ایسے ہی انکا گھر بھی بڑا ہے بڑوں کے گھروں میں بہت احتیاط سے وقت گزارا جاتا ہے۔ جب انہوں نے اپنے گھر میں ہمیں داخل کر دیا تو ہم کو بھی چاہئے کہ ہم انکے گھر کا لحاظ رکھیں۔

فضیلت : ۱۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کوئی مسجد بنائی جسمیں اللہ کا نام لیا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بنا دیتے ہیں۔

۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا صبح وشام مسجد میں جانا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے میں داخل ہے۔

آداب :۱۔ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے دعا پڑھکر دایاں پاؤں داخل کریں
اور حضور ﷺ پر درود بھیجے۔۲۔ مسجد کو اپنے گھر کیطرح استعمال نہ کریں۔۳ مسجد میں اونچی آواز
سے نہ بولے صحابہؓ کرام کنکری سے اپنی طرف آدمی کو متوجہ کرتے تھے۔۴۔ دنیاوی باتیں تو
مسجد میں حرام ہیں نیکیوں کو جلا دیتی ہیں۔۵۔ مسجد میں وقار سے چلے اور رہے۔۶۔ نہ بدبودار چیز
کھائے اور نہ رکھے۔۷۔ اپنے آپ کو تیار کرنا بال کے اعتبار سے یا ناخن کاٹنے کے اعتبار سے
یہ مسجد میں نہ ہوں۔۸۔ حتی الامکان کھانا اور سونا مسجد سے باہر ہو اگر مسجد کے ساتھ کوئی کمرہ وغیرہ
نہ ہو تو بقدرِ ضرورت مسجد کو استعمال کریں آداب کے ساتھ۔۹۔ مسجد میں امام صاحب کے لئے
بھی اتنی آواز کے ساتھ قرات کی اجازت ہے جتنے مقتدی ہوں اس سے زیادہ آواز کو بلند کرنا
مکروہ ہے۔۱۰۔ مسجد کی صفائی کرنے سے اللہ تعالیٰ اندر کی روحانی امراض سے شفاء نصیب
فرماتے ہے مثلاً بغض، حسد، کینہ، بدنظری، حب جاہ، اور حب مال وغیرہ سے شفاء نصیب فرماتے
ہیں۔۱۱۔ مسجد کے انتظامیہ امور میں داخل اندازی نہ کریں۔۱۲۔ جماعت والے ساتھی جماعت
کھڑی ہونے سے کم از کم آدھا گھنٹہ پہلے وضو استنجاء سے فارغ ہوں۔۱۳۔ جو آدمی مسجد میں جان
بوجھ کر ہوا کو خارج کرے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔۱۴۔ مسجد میں سونا ہو تو موٹا کپڑا بچھا کر
سوئے۔۱۵۔ اگر احتلام ہو تو مسجد کے آداب یہ ہے کہ جلدی اٹھو اور غسل کر کے آؤ۔
۱۶۔ مسجد میں باوضو ہو کر تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھ لیا کریں۔۱۷۔ جماعت والے ساتھی اپنے
سامان کو اکھٹا رکھ لیں۔۱۸۔ اپنی جوتیوں کی بھی حفاظت ہو، تاکہ تیری غفلت کی وجہ سے دوسرا
گنہگار نہ ہو جائے۔۱۹۔ نہ تو سوتے وقت مسجد میں اپنی قمیص لٹکائے اور نہ دھوتے وقت کپڑے کو
خشک کرنے کے واسطے بچھائے۔۲۰۔ جب جماعت والوں نے مسجد کی بجلی، پانی استعمال کی تو
جاتے وقت کچھ پیسے دیکر جائیں۔۲۱۔ مسجد کے حصے میں سالن وغیرہ کا پکانا جائز نہیں ہے۔
۲۲۔ مناسب یہ ہے کہ مسجد کو صرف فرائض کی تکمیل کے لئے استعمال کیا جائے سنت اور نوافل
اپنے گھروں میں یا مسجد کے علاوہ حصے میں پڑھا جائے۔۲۳۔ جہاں اپنے فرض پڑھ لی اب

مستحب ہے کہ سنت کے لئے جگہ تبدیل کریں۔ ۲۴۔ محلے والوں میں سے اگر کسی نے نماز کے لئے جگہ متعین کیا ہو تو اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔ ۲۵۔ مسجد میں دنیاوی فنون کے کتابوں کا مطالعہ کرنا یا اس کا تکرار کرنا جائز نہیں ہے۔ ۲۶۔ مسجد کا پانی وضو وغیرہ کے لئے تھوڑا استعمال کریں جو آدمی پانی میں اسراف کریگا اسکی سب چیزوں میں اسراف ہوگی، اللہ تعالیٰ اسراف کو پسند نہیں کرتا۔

۲۷۔ مسجد میں جہاں تک لوگ صف میں جماعت کے لئے کھڑی ہیں انہیں کے ساتھ سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً صبح کے وقت جماعت کھڑی ہے اب سنتیں الگ دوسری جگہ پڑھو اس صف میں نہ پڑھو جہاں تک لوگ جماعت کے لئے کھڑے ہیں۔ ۲۸۔ ابھی تک پہلی صف میں جگہ ہے کہ دوسری صف کو بنادیا یہ بھی مکروہ تحریمی ہے دوسرے صف والوں کیلئے جب تک پہلی صف پہلی پوری نہ ہوں باقی صفیں نہ بنائی جائیں۔ ۲۹۔ مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے۔ ۳۰۔ مسجد میں جہاں نماز پڑھتے ہوں تو سترہ رکھ کر نماز پڑھیں۔ ۳۱۔ مسجد وقف کی جگہ ہے جو پہلے آئے ان کا حق بنتا ہے کہ جگہ پر بیٹھ جائے ایسے ہرگز نہ کریں کہ آدمی تو چلا جائے اور جگہ پر مصلیٰ یا رومال رکھ دیں مسجد میں جگہ کا پکڑنا خلاف شریعت ہے۔ ۳۲۔ مسجد میں جاتے وقت کچی پیاز اور لہسن کو نہ کھائیے۔

مذاکرہ (۲)۔ مشورہ کے آداب کا

مقصد :۔ مشورہ میں بیٹھنے سے پہلے سوچو کہ مشورہ میں ہم کیوں بیٹھتے ہیں اور کیوں کرتے ہیں۔ پورے عالم میں دین اور دین کی محنت کا کیا حال ہے، رائیونڈ اور مقامی مرکز میں جو تقاضے چل رہے ہیں وہ تمام کے تمام ہماری مسجد کی جماعت سے کیسے پورے ہو جائے؟ اگر پورے ہوئے تو کیا فائدہ ہوگا اور اگر پورے نہ ہوئے تو کیا نقصعان ہوگا؟

فضیلت: ۱۔ اللہ کا حکم آپس میں مشورہ کرو۔ ۲۔ وحی کا نعم البدل بھی مشورہ ہے۔ ۳۔ یہ دل کی امانت ہے جو دل میں آجائے اس کو پیش کرے۔ ۴۔ ہر ساتھی کی بات کو پوری توجہ سے سنا جائے۔ ۵۔ تنقید، تنقیص، تردید اور تقابل سے بچا جائے۔ ۶۔ مشورہ ماننے کی نیت سے دیا جائے

منوانے کی نیت سے نہ دیا جائے۔ ۷۔ جس کے مشورے پر عمل ہو جائے وہ ڈرتا رہے اور جسکے مشورہ پر عمل نہ ہو جائے وہ پریشان نہ ہو۔ ۸۔ جو بھی کوئی عمل ذمہ دار دے دیں خوشی کے ساتھ اس کو قبول کریں۔ ۹۔ مشورہ ہر حال میں لیا جا سکتا ہے چاہے وہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا بعض سے لے یا نہ لے ۱۰۔ مشورہ میں جمہوریت نہیں ہے۔ ۱۱۔ دین کے تقاضے کو سامنے رکھ کر مشورہ دیا جائے۔ ۱۲۔ اگر کوئی خرابی ظاہر ہوگئی تو اس کو اپنی طرف منسوب کریں۔ ۱۳۔ جو کام مشورہ سے طے ہو جائے اب اس پر سب ساتھی متفق ہوں ورنہ پھر اللہ کی طرف سے مدد نہیں آئے گی۔

۱۴۔ مشورہ دیتے وقت خوب سوچ کر مشورہ دیا جائے یہ نہ کہے کہ جسطرح اس ساتھی نے کہا میرا بھی یہ مشورہ ہے بلکہ اپنی رائے کو پیش کریں۔ ۱۵۔ نہ تو مشورہ سے پہلے مشورہ ہو اور نہ پھر بعد میں تبصرہ ہو۔ ۱۶۔ کسی مصلحت کی بنا پر ذمہ دار کو حق حاصل ہے کہ مشورہ کے بعد دوسرا مشورہ لے لیں۔ ۱۷۔ مشورہ میں گاؤں والے ساتھیوں کو بھی شریک کریں۔

مذاکرہ نمبر (۳) تعلیم کے آداب

مقصد :۔ (۱) فضائل کو سن سن کر عمل کرنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے تعلیم کا حلقہ لگایا جاتا ہے۔

(۲) علم اور عمل کا جوڑ پیدا ہو جائے۔ (۳) وعد اور وعیدوں کا یقین ہو جائے۔

(۴) فضائل کی تعلیم ہو یا مسائل کی تعلیم ہو، پہلے سوچو کہ میں تعلیم کے لئے کیوں بیٹھتا ہوں چونکہ اس حالت میں بھی اللہ کی طرف سے احکامات متوجہ ہیں، بہت سی قرآنی آیات ہمیں یہ کہتی ہیں کہ تعلیم کو سنو اور آپ ﷺ کے طریقے پر سنو۔ اور اللہ پاک فرماتے ہیں:

فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئک الذین هداهم الله و اولئک هم اولو الالباب۔

ترجمہ: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام الٰہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر

Scanned by CamScanner

اسکی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہے۔

فضیلت : (۱) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تعلیم کے اختتام پر ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ تم ایسے حالت میں اٹھو کہ تمھارے گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کیا گیا۔ (۲)۔ چہرہ نورانی ہو جاتا ہے۔ (۳)۔ فرشتوں کے صفات منتقل ہوتے ہیں۔ (۴) اللہ اپنے بارگاہ میں فرشتوں کے سامنے فخر کے طور پر تعلیم والوں کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ (۵)۔ سو شہیدوں کا اجر ملتا ہے۔

آداب : (۱) باوضو ہوں۔ (۲)۔ پہلے دو رکعات صلوٰۃ توبہ پڑھ کر تعلیم میں بیٹھ جائیں۔

(۳)۔ ساری مصروفیات سے فارغ ہو کر بیٹھیے۔ (۴)۔ دل کا پیالہ خالی کر کے بیٹھے

(۵)۔ عمل کرنے کی نیت سے بیٹھیے۔ (۶)۔ تعلیم والے کی طرف یا کتاب کی طرف دیکھیے۔

(۷)۔ عطر لگا کر بیٹھیے۔ (۸)۔ تعلیم کے دوران صرف سنیں، سوالات وغیرہ نہ کریں تا کہ مناظرہ یا مذاکرہ نہ بنے، ہاں بعد میں پوچھو۔ (۹) التحیات کی شکل میں بیٹھیے۔ (۱۰) کسی چیز کیساتھ کھیلنا نہیں چاہیے۔ (۱۱) اللہ کا نام آجائے تو جل جلالہ پڑھیے اور نبی ﷺ کا نام آجائے تو دورد شریف پڑھیے۔ (۱۲) جنت و دوزخ کے تذکرے میں چہرے پر تبدیلی آجائے۔

(۱۳) تعلیم والے کے سامنے بیٹھیے۔ (۱۴) دل میں تعلیم والے کے ساتھ محبت اس لئے ہو کہ یہ اللہ اور رسول ﷺ کا کلام ہمیں سنا رہے ہیں (۱۵) کم از کم ڈھائی گھنٹے فضائل کی تعلیم سنی جائے، اس میں تجوید بھی ہو اور چھ نمبروں کا مذاکرہ بھی ہو۔ (۱۶) ایک حدیث کو تین مرتبہ سنایا جائے۔ (۱۷) تعلیم والا بھی سب کی طرف دیکھے۔ (۱۸) فائدہ بھی پڑھے۔ (۱۹) مجمع کو ہوشیار کیے۔ (۲۰) کتاب کو دونوں ہاتھوں سے پکڑیں۔ (۲۱) ہر حصے سے تعلیم ہو جائے۔

(۲۲) مجمعے کے مطابق آواز کو رکھے۔ (۲۳) آرام آرام سے پڑھی جائے تا کہ سب کو سمجھ آئے۔

Scanned by CamScanner

(۲۴) ۔ اگر عالم نہ ہو تو قرآن کی آیات حدیث نبوی کو عربی میں نہ پڑھے ۔ (۲۵) جہاں تعلیم ہوتی ہے، اس جگہ اور جو سناتا ہے ۔ اسکی اور جس کتاب سے درس دیتا ہے، اسکا انتہائی ادب احترام تیرے دل میں ہو ۔ (۲۶) جس حدیث کو یا آیت قرآنی کو سنو اگر عمل میں موجود ہوں تو شکر ادا کرو، اور اگر عمل میں نہ ہوں تو نیت کرو کہ اس پر عمل کروں گا ۔ جتنی مرتبہ سنو گے ہر مرتبہ سننے کا اپنا ایک نور ہے ۔ (۲۷) تعلیم کتاب سے ہو اپنی طرف سے تقریر نہ شروع کریں ۔ (۲۸) تجوید کے وقت میں پڑھنے پڑھانے کا عمل نہ ہو بلکہ سیکھنے سکھانے کا عمل ہوں (۲۹) چھ نمبر بھی مستقل طور سے سنتے جائیں اور مکمل سنانا چاہیے ایک ساتھی ہی کیوں نہ ہو ۔ (۳۰) چھ نمبر فضائل اعمال اور صدقات سے ہوں ہر سنی سنائی بات چھ نمبروں میں نہ بولیں ۔ (۳۱) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب کوئی اہم بات ارشاد فرماتے تو اسکو تین مرتبہ دہراتے تا کہ اسکو سمجھ لیا جائے اس لئے مناسب ہے کہ حدیث پاک کو تین مرتبہ پڑھا جائے یا سنا جائے دھیان محبت اور آداب کے ساتھ پڑھنے اور سننے کی مشق ہو،

مذاکرہ (۴) بیان کا

مقصد : بیان کے لئے کھڑا ہونے سے پہلے اپنے اپ سے پوچھے کہ آپ بیان کیوں کرتے ہو، اگر بیان اس نیت سے کرو گے کہ لوگ واہ واہ کہیے تو نہ آپ کے عند اللہ فرائض قبول ہے اور نہ نوافل قبول ہے اس لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنی نیت کو درست کریں کہ میں اسلئے بیان کرتا ہوں کہ مشورے سے مجھے دے دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اللہ کی طرف بلاؤ حکمت کے ساتھ اور حضور ﷺ کا فرمان ہیں کہ تم میں سے جو حاضرین ہے وہ غائبین تک اللہ کی وحدنیت اور حضور ﷺ کی رسالت پہنچا دیجئے تو میں بیان اس لئے کرتا ہوں تا کہ میری اصلاح ہو جائے اور باقی ساتھیوں کے لئے میں ہدایت کا ذریعہ بن جاؤں اگر نشان یعنی نیت سیدھا نہ ہوں تو شکار کرنا مشکل ہو جائے اس لئے مبلغین حضرات کے لئے بہت ہی ضروری ہے کہ بیان کے

شروع میں درمیان میں اور آخر میں اپنی بات کو تول لیں۔

فضیلت: (۱) جب بیان کرنے والا بیان کرتا ہے تو سب سے پہلے بیان کا نور اس کے دل میں آتا ہے اس کے بعد پوری امت پر اس کی دعوت کا نور پڑتا ہے جیسے چراغ سے دوسرا چراغ جلتا ہے۔ (۲) بزرگان دین فرماتے ہیں کہ جنت کے سو درجے ہیں اوپر والا انبیاء کا ہوگا داعی اور انبیاء کے درمیان میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (۳) داعی کا نامہ اعمال قیامت تک کھلا رہے گا۔ (۴)۔ جس شخص نے بھلائی کی طرف رہنمائی کی تو اس بھلائی کرنے والے کو برابر ثواب ملتا رہے گا۔

آداب: ا۔ کھڑے ہونے سے پہلے اپنے جسم کو ٹھیک کریں ٹوپی قمیص وغیرہ کو درست کریں۔ ۲۔ اگر نمازیوں کو تکلیف نہ ہو تو مسجد کے درمیان یعنی محراب کے سامنے کھڑا ہو جائے۔ ۳۔ پہلے مجمع کا جائزہ لے لیں کہ کس نوعیت کے لوگ زیادہ بیٹھے ہیں۔ ۴۔ چادر یا رومال کندھے پر ضرور رکھے۔ ۵۔ بیان کو پہلے سے نہ سوچیں۔ ۶۔ بالکل آسان لفظوں میں بیان کریں۔ ۷۔ امی کو چاہیئے کہ وہ بیان چھ نمبروں میں کریں۔ ۸۔ زیادہ تر زور پہلے نمبر پر اور آخری نمبر پر دیا کریں۔ ۹۔ کسی لفظ کو تکیہ کلام نہ بنائے۔ ۱۰۔ سب کی طرف دیکھ کر بیان کریں۔ ۱۱۔ بیان کے لئے بے ریش کو کھڑا نہ کریں۔ ۱۲۔ بیان کرتے وقت اپنے جسم کے ساتھ نہ کھیلے نہ داڑھی کے ساتھ اور نہ ناک، کان وغیرہ کے ساتھ۔ ۱۳۔ سیاسی جماعتوں کے بارے میں بالکل نہ بولے۔ ۱۴۔ پورے غم اور درد کے ساتھ بات کو رکھیں۔ ۱۵۔ بقدر ضرورت آواز کو نکالے۔ ۱۶۔ بیان کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھیں ہلانے سے۔ ۱۷۔ سوچ کر بولے۔ ۱۸۔ بیان میں الفاظ کو آرام آرام سے نکالے۔ ۱۹۔ فضائل کو زیادہ بیان کریں۔ ۲۰۔ ہر سنی سنائی بات کو نہ کہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ بات کو سنے اور پھر آگے چلا دیئے بلکہ خوب پکی تکی بات کو کریں۔ ۲۱۔ قرآن پاک کی آیتیں یا احادیث مبارکہ عربی میں نہ پڑھیں اگر عالم ہوں تو پڑھیں۔

Scanned by CamScanner

۲۲۔ امت کی خرابیاں ہرگز بیان نہ کریں۔ ۲۳۔ بہتر تو یہ ہے کہ بیان اس شخص کا رکھا جائے کہ اس میں بات سمجھانے کی اہلیت ہو۔ (۲۴) ۔ ایک آدمی اپنی انفرادی معمولات کے مثلاً تسبیحات، تہجد، نوافل، تکبیر اولیٰ، ذمہ دار کی اطاعت اور نظروں کی حفاظت وغیرہ نہیں کرتا ہے اور وہ بیان کرتا ہے تو گویا یہ آدمی لوگوں کو تنگ کرتا ہے۔ ۲۵۔ مناسب ہے کہ بیس منٹ کے اندر اندر بات کو پوری کرلیں۔ ۲۶۔ جماعت کے باقی ساتھی بھی بیان کرنے والے کے ساتھ فکر میں شامل ہو۔ ۲۷۔ بیان کے لئے جماعت کے ساتھی مجمع بنانے کی فکر میں ہوں۔ ۲۸۔ بیان کرنے والا پہلے سے تیار ہو۔ ۲۹۔ مقرر بن کر تقریر نہ کریں بلکہ داعی بن کر بیان کریں مقررین کا موضوع ہر وقت اور ہوتی ہے اور داعی کا ایک ہی موضوع ہوتا ہے۔ ۳۰۔ بیان میں غصہ نہ کریں۔

۳۱۔ مناسب ہے کہ بیان کرنے والا پہلے کسی ساتھی کے ساتھ مذاکرہ کریں کہ میں بیان میں کیا کہو۔ ۳۲۔ بیان کرنے والے کو چاہیے کہ مجمع کو چوکنا رکھیں اور خالی جگہ کو پر کریں۔

۳۳۔ حضرت عمرو بن میمونؒ کہتے ہیں کہ ہر جمعرات کو ایک سال تک ابنِ مسعودؓ کے پاس آتا رہا میں نے کبھی بھی حضور ﷺ کی طرف نسبت کر کے بات کرتے نہیں سنا، ایک مرتبہ حدیث بیان فرماتے ہوئے زبان پر یہ جاری ہو گیا کہ (حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا) تو بدن کانپ گیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے پیشانی پر پسینہ آ گیا رگیں پھول گیئں اور فرمایا انشاء اللہ یہی فرمایا تھا، یا اس کے قریب قریب یا اس سے کم یا زیادہ۔

۳۴۔ اگر ایسے ساتھی کا بیان مشورے سے طے ہوا ہو کہ بات کو نہیں رکھ سکتا ہے، تو وہ اگر آپنے خوشی سے کسی دوسرے ساتھی کو بیان حوالے کرنا چاہتا ہے تو یہ کر سکتا ہے۔

مذاکرہ (۵) تشکیل کا

مقصد :۔ تاکہ جن ساتھیوں نے بیان سنا اس کا کسی نہ کسی درجے میں تشکیل ہو جائے اور نقد اللہ کے راستے میں روانہ ہو جائے، بیان کا مقصود یہ ہے کہ تشکیل ہو جائے چاہے کسی بھی تقاضے پر ہو چاہے خروج کے تقاضے پر تیار ہو جائے یا مقامی کام کے تقاضے پر تیار ہو جائے

Scanned by CamScanner

آداب:۔ ا۔ تشکیل والے کو تمام تقاضوں کے نام معلوم ہوں۔ ۲۔ تشکیل والے پہلے سے بمعہ کاپی قلم کے تیار بیٹھا ہو۔ ۳۔ تشکیل والا نہ کہے کہ اصل بات یہ ہے یعنی کہ دوبارہ بیان شروع نہ کریں۔ ۴۔ تشکیل کے دوران کسی کا نام لے کھڑا نہ کریں۔ ۵۔ نکلنے کے فضائل سنا سکتے ہیں۔

۶۔ پہلے دن صرف ان کو مانوس کریں زیادہ زور نہ دیں۔ ۷۔ تشکیل کرتے وقت جماعت کے ساتھی پوری توجہ کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ رہیں۔ ۸۔ جس کا نام نقد آ جائے اس کو اسی وقت جدا کر کے ہلکا پھلکا اکرام کر کے اسی وقت اسکا بستر یا تھوڑے سے پیسے وصول کر لیں۔

۹۔ جن بھائیوں نے نام کسی بھی تقاضے کیلئے لکھ لیا اب اس کو نہ چھوڑنا اور نہ چھیڑنا۔ ۱۰۔ جب تشکیل والا ساتھی کہے کہ اختلاط کریں تو پھر مجمع کے ساتھ اختلاط کریں۔

مذاکرہ (۶) وصولی کا

مقصد:۔ ا۔ تا کہ جس نے نام لکھے ہیں وہ رہ نہ جائے۔

فضیلت:۔ ایک ایک قدم پر اللہ کے راستے میں سات سو گناہ معاف سات سو درجے بلند اور سات سو نیکیاں ملے گی۔ ۲۔ ایک ایک بول پر ایک سال مقبول کا ثواب ملے گا۔ ۳۔ ایک سیکنڈ اللہ کے راستے میں لگانا گھر بیٹھے (۹۴۵) سال اور چار مہینے کے عبادات سے زیادہ افضل ہے۔

آداب:۔ ا۔ وصولی کیلئے ان ساتھیوں کو منتخب کریں جن کا پہلے سے ان کے ساتھ تعلق ہو۔

۲۔ پھر وہ ساتھی صلوٰۃ حاجت پڑھ کر اللہ سے دعا مانگ لے اور ان کے گھر جائے۔

۳۔ ان کے والد سے یا بڑے بھائی سے بات کریں اور ان کو تیار کریں۔ اب اگر ان کے والدین میں سے بھی کوئی تیار نہ ہو تو جس نے اردہ کیا ہے ان کو ضرور تمہارے ساتھ چھوڑ دے گا۔

۴۔ جب وصولی کیلئے جائیں گے تو ہم اس کو بغیر ترغیب کے یہ نہ کہے کہ آپ اللہ کے راستے میں نکلو بلکہ ہم اس کو از سر نو ترغیب دے کر اس سے مطالبہ کریں۔

Scanned by CamScanner

۵۔ جماعت کے تمام ساتھی نقد جماعت کیلئے فکر مند ہوں۔ ۶۔ یہ طے کریں کہ جب تک جماعت نہ نکلے ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ ۷۔ تہجد میں سب ساتھی اٹھ کر جن کے نام آئے ہیں آپس میں ان کو تقسیم کر کے اللہ سے قبول کروائے۔ ۸۔ جس ساتھی نے نام لکھوایا اس کے گھریلو حالات کے بارے میں مقامی ساتھیوں سے پوچھیں کہ کوئی چیز مانع تو نہیں ہے پھر ہم اس میں اس کی معاونت کریں۔

۹۔ جو ساتھی اللہ کے راستے میں نکل جائے اس کو اپنا کمال نہ سمجھیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو نکلا۔

﴿مذاکرہ (۷) مجلس کے آداب کا﴾

مجلس میں بیٹھنے سے پہلے سوچو کہ کیوں بیٹھا ہوں۔ اگر اللہ کی نافرمانی پر لوگ جمع ہوئے ہوں پھر تو حکم یہی ہے کہ نہ بیٹھو اور اگر خیر کی مجلس ہو اب نیت یہ کرو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور اللہ کا حکم بھی یہی ہے۔ کہ یایھا الذین امنو اتقو اللہ و کونو ا مع الصادقین۔ کہ ایمان والو اللہ سے ڈرو اور نیک لوگوں کی مجلس میں رہو تو میں اس لئے بیٹھا ہوں تاکہ قرآن کی سطور کو میری طرف سے صدور مل جائے یعنی قرآن کی لکیروں کو میں اپنے اندر لے آؤں اب نیت رضی الہی کے ہو تو اس عمل کو حضور ﷺ کے طریقے پر بھی کرو گے تو قبول ہو جائیگا۔ (۱) مجلس میں جہاں جگہ مل جائے بیٹھ جانا۔ (۲) کسی کو پھلانگ کر آگے نہ جانا۔ (۳) بقدر ضرورت آواز کو اونچا رکھنا۔ (۴) مجلس کے درمیان سے نہ جانا۔

(۵) بے جا سوالات نہ کرنا۔ (۶) جس کے بارے میں پوچھا جائے اسی کا جواب تھوڑے الفاظ میں دینا۔ (۷) کسی کی محبوب چیز کو برا نہ کہنا۔ (۸) مجمعے میں بیٹھتے وقت جو بھائی بات کر رہا ہو اسکی طرف دیکھنا چاہیے۔ (۱۰) کسی چیز کیساتھ کھیلنا نا مناسب ہے ایسی حرکت کرنا کہ لوگ محسوس کریں اس سے باز آجانا مثلاً کان ناک میں انگلی ڈالنا تنکے کے ساتھ کھیلنا داڑھی کے ساتھ کھیلنا۔

(۱۱) خیر کی بات ہو ورنہ خاموش رہنا۔ (۱۲) مجلس میں بے ریش لڑکوں کو نہ بیٹھانا۔

(۱۳) اِدھر اُدھر دیکھنے سے پرہیز کرنا۔ (۱۴) ہر ایک کی بات کو توجہ سے سننا۔

Scanned by CamScanner

(۱۵) دین کے اعتبار سے اگر مجلس میں بڑا بیٹھا ہو تو اس کی طرف پیٹھ نہ کریں۔(۱۶) بڑوں اور علماؤں کی مجلس میں زبان کو لگام لگاؤ اور کان کو کھول دو۔(۱۷) بزرگوں کے سامنے ٹیک لگا کر نہ بیٹھو۔(۱۸) ایک دوسرے کو جگہ دینے کیلئے ہل جاؤ۔

﴿مذاکرہ (۸) علماء کرام کے ساتھ ملاقات کا:﴾

مقصد: اس وقت مجھ سے میرے اللہ کیا چاہتا ہے یعنی حال کا امر ہم پر کھل جائے اور یہ ملکہ علماء کرام کے صحبت سے حاصل ہو جاتا ہے، جانے سے پہلے نیت کو صحیح کریں علماء کرام کے پاس کیوں جاتا ہوں اس لئے کہ یہ لوگ اللہ کے مقرب ترین ہستیاں ہیں ان کی بدولت دنیا کا نظام باقی ہے اللہ کا حکم بھی یہی ہے کہ ان کی مجلس میں بیٹھا کرو ان علماء کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ سے اُنکے وہی بندے ڈرتے ہیں جو انکی عظمت کا علم رکھتے ہیں۔(فاطر) اور اللہ کا ارشاد ہے کہ اے محمد ﷺ آپ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟ (زمر) اور اللہ کا ارشاد ہے ایمان والوں جب تم سے یہ کہا جائے کہ مجلس میں دوسروں کے بیٹھنے کے لئے گنجائش کر دو تو تم آنے والے کو جگہ دے دیا کرو اللہ تم کو جنت میں کھلی جگہ دیں گے، اور جب کسی ضرورت کی وجہ سے تمہیں کہا جائے کہ مجلس سے اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو اللہ تعالیٰ (اس حکم کو اس طرح دوسرے احکامات کو ماننے کی وجہ سے) تم میں سے ایمان والوں کے، اور جنہیں علم (دین) دیا گیا ہے ان کے درجے بلند کریں گے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُس سے باخبر ہے (مجادلہ)

فضیلت: ۔ا۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ ابنِ مسعودؓ تیرا ایک گھڑی عالم کی مجلس میں بیٹھنا اس طرح کہ نہ تو نے قلم پکڑی ہو اور نہ تو نے ایک حرف لکھا ہو تیرے لئے ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے، تیرا عالم کے چہرے کی طرف دیکھنا ہزار گھوڑے اللہ کے راستے میں خیرات کرنے سے بہتر ہے، اور تیرا عالم سے سلام کرنا ہزار سال کی عبادت سے افضل

ہے ۲۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم علماء کی عزت کیا کرو اور علماء کا اکرام کیا کرو بے شک علماء اللہ کے معزز ہے۔۳۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عالم کے چہرے کی طرف دیکھے پھر وہ شخص خوش ہو جائے اس کے دیکھنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرما دیتا ہے جو قیامت تک اس دیکھنے والے کے لئے استغفار کرتا رہے گا۔۴۔آپ ﷺ نے فرمایا یا عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نوافل اور ہزار مریضوں کی عیادت اور ہزار جنازوں میں شریک ہونے سے افضل ہے۔۵۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، جس کے ہاتھ سے عالم سہارا لے اللہ تعالیٰ اسکو ہر قدم پر ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں اور جو عالم کے سر پر بوسہ دیتا ہے ہر بال کے عوض اسکو ایک نیکی ملتی ہے۔

آداب:۔ ۱۔جانے سے پہلے ان کی فارغ اوقات کو معلوم کریں۔
۲۔مناسب یہ کہ علما کے پاس علما ہی کی تشکیل ہو جائے۔۳۔جاتے وقت اس کی عظمت اس کی قدر آپکے دل میں ہو۔۴۔علماؤں کے سامنے بولا نہیں جاتا بلکہ زبان کو لگام دو اور کانوں کو کھولو ۵۔ان کے سامنے ہدیہ پیش کرو۔۶۔اس کے کمرے میں ادھر ادھر دیکھنے سے پرہیز کرو۔
۷۔کبھی بھی یہ غلطی نہ کریں کہ آپ ان کو ترغیب دیں۔۹۔اپنا سبق ان کو سناؤ تا کہ جو غلطیاں آپ کے سبق میں ہیں وہ صحیح ہو جائیں یا ٹھیک ہو جائیں۔۱۰۔حدیث میں ہے کن عالم او متعالم او خادم ولا تکن رابعا کہ یا تو عالم بن جاؤں یا طالب علم ہو یا ان کا خادم بنو چوتھا نہ بنو۔ ۱۱۔جس کے بارے میں پوچھیں اسکا جواب ٹھوس الفاظ میں دیا کرو۔
۱۲۔اگر وہ سختی کے ساتھ پیش آجائے تو آپ ان کو خاموشی کے ساتھ برداشت کر کے یہ سمجھو کہ استا دشا گردوں پر غصہ ہو جاتا ہے۔۱۳۔ان کے مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا؟۔۱۴۔بے جا سوالات علماؤں پر ہم عوام نہ کریں۔۱۵۔کھانے پینے کے بارے میں اگر کوئی چیز دے رہا ہو تو انکا ر بلکل نہ کریں۔؟

مذاکرہ نمبر (۹) ذمہ دار اور مامورین کا

Scanned by CamScanner

۱۔سب سے پہلے اپنا ساتھی ہے بعد میں گاؤں والے ہیں یہ گود کے بچے ہیں اور گاؤں والے پیٹ کے بچے ہیں۔۲۔ایسے رہیں کہ پتہ نہ چلے کہ جماعت کا ذمہ دار کون ہے۔ ساتھی صحیح طریقے سے استعمال ہو جائیں گے،اور ترقی اعمال ہوتی جائے گی۔۳۔ذمہ دار اپنے آپ کو حاکم نہ سمجھے بلکہ بات کو پیش کریں۔۴۔ہر کام کو مشورے سے طے کریں۔۵۔ ہر ساتھی کی بات کو توجہ سے سنے۔۶۔ ہر ساتھی کے مزاج کو معلوم کرے۔۷۔ ہر ساتھی کے لئے دل میں انتہائی ہمدردی ہو۔ ۸۔ ہر ساتھی کا نام معلوم ہو۔۹۔ ہر ساتھی کو مصروف رکھیں۔۱۰۔کسی کو راز دار نہ بنائے۔؟

۱۱۔سب کے ساتھ یکساں معاملہ ہو۔۱۲۔اپنے آپ کو جماعت کا خادم سمجھے۔

۱۳۔جمہوریت کو دیکھ کر نہ چلے بلکہ جو اللہ دل میں ڈالے اس پر عمل ہو۔

۱۴۔ہر ساتھی کو داعی بنا دیں۔۱۶۔ذمہ دار سنجیدہ ہوتا ہے۔۱۷۔ساتھیوں کے ساتھ بے تکلفی سے بچا جائے۔۱۸۔ذمہ دار کسی ایک ساتھی کی اصلاح کے پیچھے نہ لگے بلکہ سب ساتھیوں کی فکر میں لگا ہوا ہو۔

﴿مامورین کیسے چلیں﴾

اپنے آپ کو ذمہ دار کے حوالے کر دیں۔۲۔ بدترین ماموروہ ہے، جو ذمہ دار کو فیصلے پر مجبور کرے۔۳۔ذمہ دار جیسے بھی ہو اسکی جائز بات کو مان لیں۔۴۔اگر ذمہ دار سے کوئی کام بھول جائے تو مامور یاد دلائے۔۵۔مامور ہر کام کیلئے تیار ہوں۔۶۔سب کو اپنے آپ سے اچھا سمجھے کہ کوتاہی سب مجھ میں ہے۔۷۔ساتھیوں کی خوبی کو دیکھا جائے۔۸۔خدمت کیلئے اپنے آپکو پیش کریں۔۹۔ذمہ دار کی خدمت کریں۔۱۰۔بسترہ ذمہ دار کے قریب بچھائیں۔۱۱۔گویا کہ ذمہ دار میرا پیر ہے،اور میں اسکا مرید ہوں۔۱۲۔ذمہ دار کے لئے دعا ہو۔

۱۳۔کسی بھی ساتھی میں کوئی نامناسب حرکت دیکھے تو پہلے اللہ سے دعا کرو،اگر دوبارہ نامناسب حرکت دیکھے تو خود ترغیب دیں۔تیسرے نمبر پر ذمہ دار کو اصلاح کی نیت سے بتاؤ۔

Scanned by CamScanner

۱۴۔ ہر وقت اپنے آپ کی اصلاح کی فکر میں لگا ہوا ہو، اور دوسروں کیلئے فکر مند ہوں۔

مذاکرہ نمبر (۱۰) آپس میں جوڑ کا

مقصد :۔ تاکہ اعمال محفوظ ہو اس لئے کہ توڑ سے اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔

آپس میں جوڑ بھی اس لئے ہو کہ اللہ کا حکم ہے اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ آپس میں محبت سے رہو، تو میں اللہ کا حکم سمجھ کر لوگوں کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔

فضیلت

۱۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مصلح جھوٹ مفسد سچ سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۔ جس نے اس وجہ سے حق بات نہیں کہی کہ توڑ پیدا ہو جائے گا، اسکا محل جنت میں آپ ﷺ کے پڑوس میں ہوگا۔ ۳۔ ایمان کے بعد سب سے بڑا عمل آپس کا جوڑ ہے۔

آداب :۔ ۱۔ سلام کو عام کر لیا کرو۔

۲۔ پیٹھ پیچھے تعریف کرو۔ ۳۔ مکمل نام سے پکارا کرو اور آخر میں صاحب لگایا کرو۔

۴۔ اعمال پڑھ کر ہدیہ کروں۔ ۵۔ ہلکا پھلکا مال کے اعتبار سے بھی ہدیہ دیا کرو۔

۶۔ نام لے کر دعا کرنا۔ ۷۔ لایعنی سے پرہیز ہو۔ ۸۔ بے تکلفی سے پرہیز ہو۔

۹۔ ہر عمل کے جو آداب ہیں اسکا اہتمام ہو۔ ۱۰۔ جماعت میں بھائی کی طرح رہا کرو۔

۱۱۔ جب کوئی ساتھی کسی کام کے پیچھے چلا جائے تو اس کی خوبیاں بیان کریں۔

۱۲۔ کسی میں کوئی عیب دیکھا تو اسکو فوراً نہ ڈانٹو۔ ۱۳۔ چپکے چپکے خدمت کرنا۔

۱۴۔ دوسرے کی خوبیوں کو دیکھو اور اپنے عیبوں کو دیکھو۔ ۱۵۔ ہر ساتھی کے مزاج کو معلوم کر کے ان کا لحاظ رکھنا۔

مذاکرہ نمبر (۱۱) جسم کو کیسے بنائے

Scanned by CamScanner

..ر ظاہری حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق ہو، تو اللہ جل جلالہ کو یہ جسم محبوب ہے۔

(۱) ڈاڑھی کا بڑھانا۔ (۲) مونچھوں کو کٹوانا۔ (۳) بغل اور زیر ناف بال کی صفائی کرنا کم از کم ۱۵ دن کے بعد ہو زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ کے بعد ہو۔ (۴) کپڑے کو سنت کے مطابق سینا اور پہننا اور اتارنا۔ (۵) ناخنوں کا کاٹنا۔ (۶) پگڑی کو باندھنا۔ (۷) رات کے وقت تیل اور سرمہ لگانا۔ (۸) جمائی آتے وقت فوراً انبیاء کرام کا سوچا جائے کہ ان کو جمائی نہیں آتی تھی، تو دیکھو نہیں آئیگی یا پھر منہ کو بالکل بند کریں اور یہ نہ ہو سکے تو منہ پر ہاتھ رکھ دیں۔ (۹) چھینک آتے تو الحمد اللہ کہے۔ (۱۰) کوئی سلام کہے تو اسکا جواب کہو۔ (۱۱) کوئی بھی تجھ سے سوال کرے تو اسکو خالی واپس نہ کر۔ (۱۲) چادر یا رومال رکھ لیا کریں۔ (۱۳) لاٹھی بھی ساتھ ہو۔ (۱۴) جب ایک جوتا ٹوٹ جائے تو ایک جوتے میں نہ چلو بلکہ اسکو بھی ہاتھ لیکر ننگے پاؤں چلو، شناختی اور قبلہ نما پاس ہو (۱۶) مسواک بھی ساتھ ہو۔ (۱۷) لونگی باندھنا۔ (۱۸) شلوار یا لونگی کو ٹخنے سے اوپر کرنا۔ (۱۹) سر کے بالوں کو منڈوانا۔ (۲۰) آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدھا جسم تو دھوپ پر ہو اور آدھا سایہ پر ہو بلکہ مکمل دھوپ پر بیٹھے یا سائے پر بیٹھے۔

مذاکرہ (۱۲) راستے میں چلنے کے آداب

۱۔ دائیں طرف چلنا۔ ۲۔ چلنے کا انداز ایسا ہو جیسے اوپر سے اترائی کی طرف آ رہو۔
۳۔ نظر کی حفاظت ہو۔ ۴۔ سلام کا اہتمام ہو۔ ۵۔ راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینا۔
۶۔ کسی پر کوئی بوجھ ہو تو اسکو ہلکا کرنا۔ ۷۔ جماعت بنکر چلنا کم از کم تین ساتھی ہوں۔
۸۔ اگر لاٹھی بھی ساتھ ہو تو بہت بہتر ہے۔ (۹)۔ پہلے کسی نیکی کی نیت کر لو بعد میں چلنا شروع کرو۔ (۱۰)۔ چلتے چلتے دعوت کا یا سیکھنے سکھانے کا عمل شروع کرو۔

مذاکرہ نمبر (۱۳) میاں بیوی کا

عورت کی ذات کا اللہ تعالیٰ نے بائیں پسلی سے پیدا فرمایا ہے اگر آپ اسکو بالکل سیدھا کرنا

Scanned by CamScanner

چاہتے ہوں تو یہ ٹوٹ جائیگی اور اگر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی رہیگی لہذا ضروری ہے کہ انکو قرآن پاک کی تربیت پر ترغیب

دیتے رہو، قرآن میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بارے میں فرمایا:

والتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبغو علیھن سبیلا ان اللہ کان علیا کبیرا (ط) وان خفتم شقاق بینھما فبعثو حکما من اھلہ و حکما من اھلھا ان یرید ا اصلاحا یو فق اللہ بینھما ان اللہ کان علیما خبیرا (ط)

ان عورتوں کے بارے میں جو نافرمان ہے اسکا پہلا علاج یہ ہے کہ انکو اللہ سے ڈراؤ اس کو نصیحت کرو اگر سیدھا نہ ہو تو دوسرا علاج یہ ہے کہ آپ ان سے بستر جدا کریں اگر اس دوسرے علاج سے بھی ٹھیک نہ ہو تو تیسرا علاج قرآن نے یہ بتایا ہے کہ انکو ایسے طریقے کے ساتھ مارو کہ ہڈی ٹوٹ نہ جائے یعنی بطور علاج انکی پٹائی کرو اس لئے کہ بعض مریض تو گولی یا شربت کی بوتل کے پینے سے ٹھیک ہو جاتا ہے مگر بعض مریض تو سوائے انجکشن یا آپریشن کے ٹھیک نہیں ہوسکتا۔ اب اگر وہ اس دوا کے پینے کے ساتھ بھی ٹیڑھی رہے تو چوتھا علاج اللہ پاک نے یہ بتایا کہ آپ انکی شکایت انکے والدین کو کریں تاکہ وہ ترغیب دیں اس کے بعد پانچویں نمبر پر پھر طلاق ہے۔ اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں ناپسند طلاق ہے اس لئے کہ امت میں یہ توڑ پیدا کرتا ہے۔ یہ جدا جدا کر دیتی ہے حالانکہ دین نام ہے جوڑنے کا۔

فضیلت :۔

(۱) عورت اگر نیک ہو تو ستر ۷۰ اولیاء سے افضل ہے۔

(۲) اگر عورت نیک ہو تو اپنے خاوند سے 500 سال پہلے جنت میں جا کر خاوند کا

استقبال کریگی۔

(۳) اگر عورت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ جنت کی حوروں کے مقابلے بھی ستر گنا زیادہ حسن و جمال نصیب فرمادیگا۔

(۴) اگر عورت نیک ہو تو جنت میں اس کے اعزاز اور اکرام کے واسطے ستر ہزار فرشتے صرف انکے کپڑے اٹھائیں گے۔

(۵) نیک عورت جب اپنے خاوند کو کھانا کھلائے تو اس عورت کو 12 سال کی نفلی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

(۶) نیک عورت ستر ہزار حوروں اور فرشتوں کی ملکہ ہوگی۔

(۷) نیک عورت اپنے خاوند کا انتظار کریگی یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر

(۸) نیک عورت جب کہ وہ اپنے خاوند کی تابعداری کریگی تو اسکو اختیار ہے کہ جنت کے جس دروازے پر داخل ہو جائے۔

(۹) نیک عورت جب اپنے خاوند کو دبائے جب کہ خاوند نے نہ کہا ہو تو اسکو سات تولے سونا صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور اگر خاوند کے کہنے پر دبایا تو پھر سات تولے چاندی کا ثواب ملیگا۔

(۱۰) جس عورت سے خاوند راضی ہو کر مرا تو اس عورت کے لئے جنت واجب ہے۔

(۱۱) ایک حاملہ عورت کی دو رکعت نماز بغیر حاملہ عورت کی اسی ۸۰ رکعتوں سے بہتر ہے۔

(۱۲) بہترین عورت وہ ہے کہ جب خاوند اسکو دیکھے اور وہ اپنے انداز میں اس کے ساتھ ملے کہ خاوند کی ساری تھکاوٹ دور ہو جائے ایسی عورت کو آٹھ جہاد کا ثواب ملتا ہے۔

(۱۳) نیک عورت اپنے بچے کے رونے کی وجہ سے سو نہ سکے اللہ تعالیٰ اسکو بیس ۲۰ غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے۔

(۱۴) جو عورت اپنے خاوند کو رحمت کی نگاہ سے دیکھے اللہ تعالیٰ اس عورت کو رحمت کی نگاہ

سے دیکھتا ہے۔(۱۵) نیکوکار عورت اپنے بیمار بچے کی تکلیف کی وجہ سے نہ سو سکے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتے اور ۱۲ سال کی عبادت کا ثواب دیتے ہیں۔(۱۶) حاملہ عورت کی رات عبادت میں اور دن روزہ میں شمار ہو جاتا ہے۔(۱۷) نیکوکار عورت کا جب بچہ پیدا ہو جائے اللہ پاک انکے اعمال نامے میں ستر ۷۰ سال کی نماز کا ثواب لکھ لیتے ہیں۔(۱۸) بچہ کی پیدائش کے وقت جو درد ہوتا ہے ایک ایک رگ کے درد کے بدلے میں ایک ایک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔(۱۹) اگر عورت نیک ہو اور بچے کو دودھ پینے کا پلاتی ہو تو اسکو ایک سال نماز اور روزے کا ثواب ملے گا۔(۲۰) آپؐ نے فرمایا کہ میرے امت کی بہترین عورت وہ ہے جسکا مہر تھوڑا ہو۔(۲۱) وہ نیکوکار عورتیں جنکے بچے ہیں، ان نیکوکار عورتوں سے جن کے بچے ابھی تک نہیں ہوئے بیاسی 82 سال کی عبادت سے افضل ہے۔

(۲۲) آپؐ نے فرمایا کہ جس آدمی کو دنیا میں چار چیزیں مل گئی دنیا اور آخرت کا خیر اسکو مل گیا۔ (۱) ذکر والی زبان (۲) شکر والا دل (۳) مجاہدہ برداشت کرنے والا جسم (۴) اور وہ عورت جو اپنے خاوند کی عزت اور مال کی محافظہ ہو۔

(۲۳) جو عورت گھر کا ہر کام بسم اللہ سے شروع کرتی ہے تو گھر کی ہر چیز اسکے لئے دعا اور استغفار کرتی ہے اور گھر کے کھانے پینے کی اشیاء میں برکت ہوگی حقیقت تو یہ ہے کہ اگر عورت میں دین کا شوق اور نیک اعمال کا جذبہ پیدا ہو جائے تو آنے والی نسل پر بہت اثر پڑے گا، عورتوں کے سیدھا ہو جانے کی وجہ سے بچوں کا سیدھا ہو جانا خود بخود ہو جائیگا اس لئے کہ بچوں کی تربیت کرنے والی اکثر مائیں ہی ہوتی ہیں، اس کے خلاف اگر خدانخواستہ عورتیں بگڑ گئی اور نافرمان ہو گئیں تو پھر یہ نہیں کہ عورتوں کی ذات ہی مسئلہ رہیگا بلکہ اسکی وجہ سے مرد اور بچے دونوں بگڑ اور نافرمان ہو جائیں گے۔

وعیدیں : آپؐ نے فرمایا ہے:

(۱) کہ دو ۲ فتنے چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک مال کا فتنہ اور دوسرا عورتوں کا فتنہ۔

۲۔ حدیث میں ہے کہ جوانی ایک حصہ ہے دیوانی سے اور عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں یعنی اسکے ذریعے سے مردوں کو باندھتی ہیں۔

۳۔ ایک بدکار عورت ہزار بُرے مردوں سے زیادہ بُری اور خطرناک ہے۔

۴۔ عورت عطر لگائے تاکہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے یہ عورت زانیہ میں شمار کی جاتی ہے۔

۵۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں عورتوں کو جہنم میں زیادہ دیکھا اس لئے کہ وہ خاوند کی بے ادبی کرتی ہیں اور لعن طعن بہت کرتی ہیں۔

۶۔ اس عورت کی نماز ایک بالشت بھی سر کے اوپر سے نہیں جاتی جس سے خاوند ناراض ہو۔

۷۔ جس عورت سے خاوند ناراض ہو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارے پاس کچھ مدت کے لئے مہمان ہے اور تو نے اسکو ناراض کر رکھا ہے۔

۸۔ جو عورت غیر محرم کو دیکھتی ہے اس پر اللہ تعالٰی لعنت بھیجتے ہیں۔

۹۔ جس عورت نے خاوند کو ناراض کر کے علیحدہ رات گزاری فرشتے ساری رات اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

۱۰۔ جس عورت کے سر پر دوپٹہ نہ ہو اس پر بھی فرشتے لعنت کرتے ہیں۔

۱۱۔ عورت کی مکر شیطان کی مکر سے زیادہ ہے قرآن نے عورت کی مکر کے بارے میں عظیم کہا ہے۔

۱۲۔ اگر عورت خراب نکلی تو چار مردوں کو خصوصی طور پر جہنم میں لے جائیگی بشرط کہ ان چاروں نے ان کے ٹھیک کرنے کی کوشش نہ کی ہو، ۱۔ اس کا خاوند ۲۔ اس کا بیٹا ۳۔ اسکا باپ ۴۔ اور اس کا بڑا بھائی۔

۱۳۔ نیک عورت اپنے بچے کے رونے کی وجہ سے سو نہ سکے اللہ تعالٰی اسکو بیس ۲۰ غلاموں

Scanned by CamScanner

کے آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے۔

۱۴۔ عورت کی آواز بھی عورت ہے اگر زیادہ ضرورت پڑے تو عورت اپنی آواز کو سخت کر کے بولے ورنہ اسکی بھی سزا ملے گی۔

۱۵۔ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا سجدہ کسی اور کے لئے جائز ہوتا تو بیوی اپنے خاوند کو سجدہ کرتی خاوند کا اتنا حق ہے۔

۱۶۔ حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ یارسول اللہ حضرت علیؓ مجھ سے ناراض ہے اور گھر سے نکلا ہوا ہے ابھی تک گھر واپس نہیں آیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہؓ اگر تو اس حالت میں مرگئی کہ تم سے آپنا خاوند ناراض ہو تو میں محمد ﷺ اس رب کی قسم کھاتا ہو جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے میں تمہاری نماز جنازہ میں شریک نہ ہونگا۔ اور پھر فرمایا اگر تم سے خاوند ناراض ہے تو تم سے اللہ بھی ناراض ہے۔ اور پھر فرمایا کہ اپنی خاوند کی اطاعت میں ایک گھڑی گزارنا ایک سال مقبول عبادت سے افضل ہے۔ ۱۷۔ عورتیں نامحرم مردوں سے پردہ نہ کریں باریک کپڑے پہننے والیاں، لوگوں میں خواہش پیدا کرنے والیاں، تکلف اور بناؤ سنگھار سے رہنے والیاں، نا جنت کی خوشبو سونگھے گی اور نا جنت میں داخل ہونگی۔

۱۸۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو عورت آپنے خاوند کے گھر سے بھاگ جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی حتیٰ کہ واپس آجائے اور آپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے کر کہیں کہ میں حاضر ہوں جو سلوک جی چاہے کر اور جب تک عورت نماز کے بعد خاوند کے لئے دعا نہ کریں اسکی دعا قبول نہیں ہوتی۔

۱۹۔ حضرت کعبؓ کا قول ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا پھر عورت سے خاوند کے حقوق کا سوال ہوگا۔

۲۰۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر خاوند کی ناک کے ایک نتھنے سے خون اور دوسرے سے پیپ جاری ہو اور عورت زبان سے چاٹ کر صاف کردے تب بھی عورت خاوند کا حق

Scanned by CamScanner

ادا نہیں کر سکتی۔

مذاکرہ (۱۴) خدمت کا

مقصد : خدمت کرنے سے پہلے اپنے آپ سے پوچھیں کہ میں خدمت کیوں کرتا ہوں جواب ملے گا تاکہ مجھ سے میرا اللہ راضی ہو جائے۔ اور تکبر نکل کر عاجزی آجائے۔

فضیلت :۔ ا۔ خدمت کے کرنے سے عاجزی آتی ہے۔

۲۔ خدمت کرنے والوں کے تمام جماعت کے تمام اعمال کا ثواب ملتا ہے۔ ۳۔ جو خدمت کرتا ہے اللہ پاک اس کو قوم کا بڑا بنا دیتا ہے۔

۴۔ خدمت کرنے والے کا عمل نامہ بند نہیں ہو جاتا ہے۔

۵۔ خدمت کرنے سے اللہ پاک اندر کی بیماریاں جیسے حسد، بغض، کینہ، حب جاہ، حبِ مال بدنظر وغیرہ سے شفا نصیب فرماتا ہے۔ ۶۔ خدمت کرنے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے۔

۷۔ خدمت کرنے والے کی خدمت کی جاتی ہے۔ ۸۔ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

آداب:۔ ا۔ خدمت کیلئے ایک ساتھی نیا ہو اور ایک پرانا، تاکہ سیکھنے سکھانے کا عمل شروع ہو۔

۲۔ خدمت کرتے وقت اجتماعی پیسے ایسے سوچ کے ساتھ خرچ کریں جیسے اپنے پیسے کا خیال رکھتے ہیں۔ ۳۔ روٹی سالن حساب کے ساتھ تیار کریں۔ ۴۔ خدمت والے بھی اجتماعی اعمال میں شریک ہوں۔ ۵۔ مناسب یہ ہے کہ کھانا درمیانہ قسم کا پکایا جائے۔

۶۔ اگر اعلیٰ کھانا پکانے ہو تو اپنے خرچے سے پکاؤ اور جماعت کے ساتھیوں کو بتاؤ کہ یہ کسی نے اکرام کیا ہے۔ ۷۔ خدمت میں روزانہ ایک ساتھی کو تبدیل کریں اور دوسرے ساتھی کو اس کے

Scanned by CamScanner

ساتھ لگائیں۔ اکھٹے دونوں کو تبدیل نہ کریں۔ ۸۔ خدمت شروع کرنے سے پہلے دو رکعت پڑھ کر آپس میں مشورہ کرو کہ کیا چیز پکائیں۔ ۹۔ مناسب یہ کہ جن سبزیوں کا موسم ہو ان کو پکایا جائے۔ ۱۰۔ اجتماعی برتن کی حفاظت، کھانے کے سامان کی حفاظت بھی خدمت والے کریں۔ ۱۱۔ سالن وغیرہ کو اپنی نگرانی میں رکھیں۔ ۱۲۔ خدمت کے دوران دعوت والا عمل جاری ہو۔ ۱۳۔ ساتھیوں کی ضروریات کی چیزیں بھی خدمت والے لائیں۔ ۱۴۔ خدمت کرتے وقت کسی سے طمع نہ ہو حال، قال اور چال کے سوالات سے بچا جائے۔ ۱۵۔ خدمت کرنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ جماعت کے ساتھیوں کا مزاج معلوم ہو۔ ۱۶۔ بعض پرہیز کا کھانا چاہتے ہیں انکا خیال رکھیں۔ ۱۷۔ خدمت والے کو بھی ساتھ بیٹھائیں۔ ۱۸۔ مناسب یہ کہ دستر خوان کو ذمہ دار کی اجازت کی بغیر نہ بچھائیں۔

۱۹۔ کسی کا اکرام ذمہ دار کو بتا کر قبول کریں۔ ۲۰۔ اس وصول کا خاص خیال رکھیں کہ خدمت والے کے پاس دوران خدمت میں کوئی بھی ساتھی نہ جائیں۔ ۲۱۔ خدمت والے جب دکان دار سے سودا لے لیں اور پیسے دے دیں تو بعد میں ان کو دعوت دیں۔ ۲۲۔ برتن کے دھونے میں جلدی کریں باقی ساتھی بھی برتن دھو سکتے ہیں۔ ۲۳۔ سودا اس دکان دار سے لیا جائے جو نمازی ہو۔ ۲۴۔ جماعت میں علماء کرام اور عرب حضرات کا خیال رکھیں۔ ۲۵۔ برتن اکھٹے اور ڈھانک کر رکھیں۔ ۲۶۔ فضائل کو سامنے رکھ کر خدمت کریں۔ ۲۷۔ صرف اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کریں۔ ۲۸۔ روٹی، سالن دیتے وقت ڈھانک دیں۔ ۲۹۔ ہر چیز کو انصاف کے ساتھ تقسیم کریں۔ ۳۰۔ خدمت والے ساتھیوں کے احسان مند ہیں، کہ ہمیں سعادت کا موقع دیا ہے۔ ۳۱۔ جماعت کے ساتھی خدمت والے کو اپنا نوکر نہ سمجھیں بلکہ ان کا احسان مانے کہ ہمیں انہوں نے اعمال کیلئے فارغ کیا۔ ۳۲۔ خدمت والے کو بھی مسجد کے اعمالوں میں سے حصہ دیا کریں۔ ۳۳۔ خدمت والے کو چاہے کہ وقت سے پہلے کھانا تیار کریں۔ ۳۴۔ جو خصوصی نوعیت کے ساتھی ہیں ان کا انفرادی طور پر بھی خدمت کریں۔ ۳۵۔ خدمت کرنے والے کو چاہے کہ اجتماعی پیسے

Scanned by CamScanner

ایسے تھیلے میں رکھے جس کا منہ بند ہو اور بسم اللہ کے ساتھ ان سے پیسے کو نکالے۔

مذاکرہ (۱۵) کھانے کے آداب کا

مقصد: کھانا کھانے سے پہلے ٹھہر جائے اور ہر ساتھی اپنے آپ سے پوچھے کہ کیا ہوا؟ جواب ملے گا کہ بھوک لگ گئی، پھر پوچھو کہ بھوک کہاں سے آئی، جواب ملے گا کہ اللہ کے خزانے سے آئی ہے، پھر پوچھو کہ اللہ کا اس حالت میں میرے لئے کیا حکم ہے، تو جواب میں یہ کہو کہ اللہ کا حکم ہے، کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا کھاؤ اور پیئو لیکن اس وقت جب بھوک لگ جائے اور ابھی بھوک باقی ہیں کہ کھانا چھوڑ دیا اس طرح قرآن پاک میں کئی جگہ اللہ نے کھانے کے بارے میں فرمایا ہے، تو میں اس لئے کھا رہا ہوں، کہ اللہ کا حکم ہے کہ بھوک کی حالت میں کھاؤ یعنی قرآن کی نقوش کو میری طرف سے نفوس مل جائے اس لئے کھا رہا ہوں اب اللہ کا حکم کھانا کھانے کے بارے میں یہ ہے، کہ حضور ﷺ کی طریقے کے مطابق کھاؤ، آداب یہ ہیں:

آداب: ۱۔ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ ۲۔ ہاتھ دھو کر کھاؤ۔ ۳۔ دستر خوان بچھا کر کھاؤ۔ ۴۔ اجتماعی طور پر کھاؤ۔ ۵۔ بچے کو ساتھ بیٹھا کر کھاؤ۔ ۶۔ دوزانو ہو کر یا دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے یا ایک پر بیٹھ کر دوسرے کو کھڑا کر کے کھاؤ۔ ۷۔ اپنی طرف سے کھاؤ۔ ۸۔ لقمہ نہ زیادہ بڑا ہو نہ چھوٹا ہو، بلکہ درمیانہ ہو۔ ۹۔ دین کی بات ہو اور کھاتے رہو۔

۱۰۔ تین انگلیوں سے کھاؤ۔ ۱۱۔ ایسے طریقے سے کھاؤ کہ دوسرے کو تکلیف نہ ہو۔ ۱۲۔ اگر کھانے میں ایسا عیب نظر آئے کہ جسکے ہٹانے کے بعد کھانے کو استعمال کرنے کے بعد کوئی نقصان جسمانی نہیں ہوتا تو چپکے سے ہٹا کر کھاؤ، ہاں اگر خطرناک چیز سالن وغیرہ میں دیکھو تو سب کو بتادو ۱۳۔ درمیان میں سے نہ کھاؤ اس لئے کہ درمیان میں اللہ کی طرف سے برکت اترتی ہے۔ ۱۴۔ ایک لقمہ چالیس مرتبہ منہ چبا کر نگلو۔ ۱۵۔ چھینک آجائے تو منہ پھیر دو۔ ۱۶۔ نمک وغیرہ ڈالنا چاہتے ہو تو اپنی طرف ڈالو۔ ۱۷۔ شروع میں پانی پیئو یا درمیان میں پیئو آخر میں نہ پیئو۔ ۱۸۔ پانی

Scanned by CamScanner

کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر دیکھو اور بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں سے یا دو سانسوں میں پی کر الحمد اللہ کہہ کر پینا چاہیے۔ ۱۹۔ لقمہ اگر منہ سے گر گیا ہو تو پھر کسی محفوظ جگہ پر رکھ دیں، اگر ہاتھ سے گر گیا تو پھر اگر صاف کرنے کی گنجائش ہے تو صاف کر کے کھاؤ ورنہ اسکو اٹھا کر محفوظ جگہ پر رکھ دیں۔ ۲۰۔ ابھی بھوک باقی ہو کہ بس کر دیں۔ ۲۱۔ اگر برتن میں سالن تھوڑا بچ جائے تو پھر صاف کر لیں اور اگر تین لقمے سے زیادہ بچتا ہے، تو اس کو ایک طرف کر کے باقی برتن کو صاف کریں۔ ۲۲۔ اگر دستر خوان پر میوہ ہے پھر تو ہاتھ ہر طرف لے جا سکتے ہو۔ ۲۳۔ حتی الامکان چمچہ استعمال نہ کریں ہاں ایک ایسی چیز ہو کہ وہ بغیر چمچہ کے کھائی نہیں جاسکتی تو مضائقہ نہیں۔ ۲۴۔ مسواک شروع میں بھی کریں اگر آخر میں بھی کریں۔ ۲۵۔ کھانے سے فارغ ہو جائے تو پہلے دستر خوان کو اٹھائے۔ ۲۶۔ اگر کسی نے دعوت کی ہے پھر تو کچھ روٹی، سالن وغیرہ چھوڑنا بھی چاہیے باقی یہ آداب ہیں ہاں اجتماعی دعا نہیں۔

مذاکرہ نمبر (۱۶) سوانے کے آداب کا

مقصد:۔ پہلے پہلے اپنے آپ سے پوچھو کہ کیا ہوا جواب ملے گا کہ نیند آ رہی ہے۔ پھر پوچھو نیند کہاں سے آئی جواب ملے گا، کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے سے آئی پوچھو کہ اللہ کا کیا حکم ہے۔ اس وقت جواب یہ ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے وجعلنا الیل لتسکنوا ہم نے رات کو اس لئے پیدا فرمایا ہے تا کہ تم کو آرام مل جائے۔ تو اللہ کا حکم سمجھ کر میں سوتا ہوں اب اللہ کے حکم کو جب حضور ﷺ کے طریقے پر پورا کرو گے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ قبول کریگا۔

آداب:۔ ۱۔ سونے سے پہلے دو رکعات صلوۃ توبہ پڑھیں۔

۲ با وضو ہوں۔ ۳۔ سب کو معاف کر کے سونا چاہیے۔ ۴ تین تسبیحات پورا کر کے سونا چاہیے۔

۵ گھر کے سارے برتن ڈھانپ کر سوئے (۶) دروازے کو بسم اللہ کے ساتھ بند کریں۔

(۷) تہجد کی نیت کر کے سونا چاہیے۔ (۸) تہجد کے فضائل کو سن کر سونا چاہیے۔

Scanned by CamScanner

(۹) تین دفعہ بستر کو جھاڑ دیں یا ہاتھ پھیر دیں۔(۱۰) پہلے دایاں پاؤں اندر کر کے سونا چاہے۔
(۱۱) تیل اور سرمہ لگا کر سونا چاہیے۔ ۱۲۔مسواک کر کے سونا چاہیے۔
(۱۳) سنت کے موافق سوئے۔ ۱۴۔ذکر کر کے سونا چاہیے۔
(۱۵) رات کے وقت پانی پینے سے پہلے دیکھیں اور بعد میں پیئں۔(۱۶) بُرا خواب کسی کو نہ بتائیں
(۱۷) ایسی جگہ پر نہ سوئے جہاں پر حفاظت کا سامان نہ ہو مثلاً چھت وغیرہ۔
(۱۸) اکیلا نہ سویا کریں۔ ۱۹۔ ہر ایک کا بستر علیحدہ ہو۔
(۲۰) چراغ کو بجھا کر سونا چاہیے۔ ۲۱۔رات کا پہرہ بھی ہو۔
(۲۲) اگر سوتے وقت خراٹے زیادہ ہوں جس سے کوئی تکلیف ہوتی ہو تو ساتھی کو پہلے بتا دیں۔
(۲۳)۔تہجد کے لئے اٹھتے وقت سب سے گماں اچھا ہو۔(۲۴)۔تہجد کے لئے اٹھتے وقت انتہائی خاموشی کے ساتھ اٹھیں تا کہ دوسرے کسی کو تکلیف نہ ہو۔(۲۵) سونے کی جگہ بھی ذمہ دار بتائے گا۔(۲۶) مسجد میں اعتکاف کی نیت کر کے سونا چاہیے۔۲۷احتلام آتے ہی فوراً مسجد سے نکل کر غُسل کریں۔(۲۸) سونے کی دعا (الھم باسمک اموتو و احیا)
(۲۹) جاگنے کی دعا صبح کے وقت آنکھ کھلتے ہی پہلے بسم اللہ پڑھ کر بعد میں (الحمد الله الذی احیانا بعد ما امتنا و الیہ نشور)

مذاکرہ نمبر (۱۷) آداب بیت الخلاء

پیشاپ آتے ہی فوراً نہ جایا کریں، بلکہ سوچو کہ میں پیشاب کیوں کرتا ہوں اور اس حالت میں اللہ کا کیا حکم ہے جواب ملے گا کہ یہ حال اللہ کی طرف سے آگیا۔اور اللہ کا حکم ہے کہ حضور ﷺ کے طریقے پر جب کرینگے تو عبادت بن جائیگی تو آداب یہ ہیں۔

(۱) پیشاب کے لئے دور جانا سنت ہے۔(۲) بہتر یہ ہے کہ جیب میں مقدس اشیاء نہ ہوں۔
(۳) میوہ دار درخت یا سایہ دار درخت کے نیچے نہ ہوں۔(۴) ایسی فصل میں پیشاب نہ

کریں جو کٹائی کے لیے تیار ہو۔(۵) زمین زیادہ سخت نہ ہو۔(۶) راستہ اور فصل میں پیشاب نہ کریں۔(۷) سوراخ میں پیشاب نہ کریں۔(۸) اگر بیت الخلاء ہو تو پہلے پانی دیکھو۔

(۹) رومال یا کوئی کپڑا دروازے پر لٹکاؤ۔(۱۰) پیشاب کرتے وقت کسی اور کام میں مشغول نہ ہوں۔(۱۱) پہلے زمین کو پاؤں کے ذریعے ماہو تا کہ اپنا ذکر بند کر دے۔(۱۲) پہلے بایاں پاؤں رکھو۔(۱۳) اندر جانے سے پہلے بسم اللہ اور اللھم انی اعوذبک من الخبث ولخبائث پڑھ کر داخل ہو جاؤ۔(۱۴) بیٹھتے وقت ازار بند بیٹھنے سے قریب کھولو (۱۵) نہ تو قبلہ کی طرف پیٹھ ہو اور نہ منہ ہو (۱۶) ہوا کے جانب بھی نہ بیٹھو۔(۱۷) پیشاب کرتے وقت اپنے بائیں پاؤں پر زور زیادہ ہو۔(۱۸) بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے بائیں ہاتھ سے پیٹ کر پکڑ کر دایاں ہاتھ سر پر رکھو (۱۹) پاخانے کو نہ دیکھو۔(۲۰)۔مناسب ہے کہ سر پر کپڑا یا ٹوپی ہو۔(۲۱) ڈھیلے بھی موجود ہوں اور پانی بھی۔(۲۲)۔کسی کو بات کا جواب دینا یا ویسے باتیں کرنا پیشاب کرتے وقت یا غسل کرتے وقت مکروہ ہے۔(۲۳) فارغ ہوتے ہی تھوڑی دیر کیلئے پردہ کے ساتھ چکر لگا کر استنجا کو خشک کریں۔(۲۴)۔ پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں۔(۲۵)۔آزاد بند باندھ کر دعا پڑھو۔(۲۶) پہلے ڈھیلے سے صاف کر کے بعد میں پانی استعمال کریں۔

(۲۷) کم از کم تین ڈھیلے ہوں یا طاق عدد کے ہوں۔(۲۸) گرمی کے دنوں میں پہلے آگے سے ڈھیلہ استعمال کریں اور سردیوں میں اس کے مخالف استعمال کریں۔(۲۹) بہتر تو یہ ہے کہ بیت الخلاء میں اپنا لوٹا استعمال کریں اگر میسر نہیں ہے تو جو لوٹا اجتماعی ہے اس استعمال کرنے سے پہلے تین مرتبہ دھولیں۔(۳۰) پاخانہ کو دبانہ یا اس پر پانی ڈالنا۔(۳۱) ڈھیلہ کو لیٹرین میں نہ ڈالنا۔

(۳۲) اگر پیشاب کرتے وقت چھینک آجائے تو دل ہی دل میں الحمد اللہ کہے زبان سے کچھ نہ کہے۔(۳۳) اگر کہی تنہائی کا موقعہ نہ ملے یا پانی کم ہو یا وقت تنگ ہو اور نجاست ہتھیلی کے گہراؤ سے کم ہو تو پانی سے استنجا کرنا ضروری نہیں ہے صرف ڈھیلے پر اکتفاء کریں حال کا امر یہی ہے

(۳۴)۔ ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سُنت ہے لیکن اگر نجاست ہتھیلی

Scanned by CamScanner

کے پھیلاؤ یعنی روپے سے زیادہ پھیل جائے تو ایسے وقت میں پانی سے دھونا فرض اور واجب ہے بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (۳۵) چھوٹے بچہ کو قبلے کی طرف بیٹھا کر ہگانا اور متانا بھی مکروہ ہے۔ (۳۶) ہڈی اور نجاست جیسے گوبر لید وغیرہ اور کوئلہ کنکر اور شیشہ اور پکی اینٹ اور کھانے کی چیز اور کاغذ سے اور داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنا بُرا اور منع ہے۔ (۳۷) کھڑے کھڑے پیشاب کرنا منع ہے۔ (۳۸) پیشاب کرنے کے بعد بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑ کے یا مٹی سے مل کر دھوئے (۳۹) اگر انگوٹھی وغیرہ پر اللہ اور رسول کا نام ہو تو پیشاب کرتے وقت اسکو آتار ڈالے۔

(۴۰) اخیر میں (غفر انک) تین دفعہ پڑھ کر اس کے بعد الحمد الله الذی اذهب عنی الاذی و عافانی۔

تشکیل کرنے کے ہدایت کا مذاکرہ

۲۔ اول تو یہ ہے کہ نکلنے کے زمانے میں ہم اجتماعی اعمال کی پابندی کریں خصوصاً جتنے دن رائیونڈ مرکز میں قیام پذیر ہوں اجتماعی اعمال کر شروع سے لے کر اخیر تک پابندی کریں روزانہ صبح کا بیان سنا جائے اللہ کے راستے میں جانے والوں کے لئے ہدایت ۱۰ بجے کے بعد شروع ہوتی ہیں۔ ظہر کے بعد تعلیم ہوتی ہے عصر کے بعد بیان ہوتا ہے مغرب کے بعد عمومی کار گزاری سنی جاتی ہے اور عشاء کی نماز کے بعد حیات صحابہ کی کتاب پڑھی جاتی ہے اسکا اہتمام کیجئے۔ ۳۔ اب جب آپ تشکیل کیلئے جماعت بنانا چاہتے ہو تو اس دن اشراق کی نماز کے بعد دو رکعت صلوۃ الحاجت پڑھکر اللہ سے دعا مانگو اور ۴۔ جہاں اجتماعی طور پر تشکیل کرنے والے جمع ہوتے ہوں انہی کے ساتھ آپ بھی بیٹھ کر اپنے آپکو اللہ کے حوالے کر کے جو نوعیت آپکی ہے اس کے مطابق تشکیل کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ کر تشکیل کرو۔ ۵۔ اپنے آپ کیلئے خود ساتھیوں کو تلاش نہ کرو اور لئے کہ ہمیں پتہ نہیں ہے کہ وہ ساتھی جو تو نے اپنی تشکیل کیلئے تلاش کیا ہے وہ اندر سے کیسا ہے الہذا ہر وقت اپنے آپکو مشورہ کے مطابق چلاؤ۔

۶۔ پھر جب آپکی جماعت بن جائے تو اسی وقت اپنے بستروں کو اکھٹا کر کے اجتماعی اعمال میں

Scanned by CamScanner

اکھٹے بیٹھیں کھانا پینا بھی اکھٹا ہو۔ تا کہ آج سے پتہ چلے کہ ہمارے ساتھ کونسا ساتھی جلالی ہے اور کونسا ساتھی جمالی ہے مزاج معلوم ہو جائے گا اصول والے اور بے اصول والے کا پتہ چل جائے گا پھر آگے وقت لگانا ہر ساتھی کیلیئے آسان ہو جائیگا۔ خصوصا ظہر کی تعلیم میں اکھٹے بیٹھ جائیں تا کہ تجوید والے اور بغیر تجوید والے کا پتہ چل جائے پھر جوڑیاں بنانا آسان ہو جاتا ہے اللہ کے راستے میں جانے والوں کے لئے جو ہدایت بیان کی جاتی ہیں ان کو اکھٹے ہو کر بالکل قریب سے ادب اور طلب کیساتھ سنے اور سننے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے ہر عمل کے بعد کا مذاکرہ بھی کریں۔

۷۔ اب جب مصافحہ کا وقت آجائے تو جب آپ کی باری آجائے تو مصافحہ کرانے والے کے ہاتھ ہلائے بغیر صرف اپنا ہاتھ بزرگ کے ہاتھ پر رکھ کر زبان سے السلام علیکم کہہ کر آگے چلا جائے کیونکہ اگر ہر ساتھی بزرگ کا ہاتھ ہلائے اور دبائے پھر تو بزرگ اپنے ہاتھ سے ایک دن میں محروم ہو جائیگا اور اس کے بعد اپنے ہاتھ کو سینہ پر نہ رکھے کہ آپ ﷺ سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺ مصافحہ کر کے پھر ہاتھ کو سینہ پر رکھ دیتے تھے یہ رسم غلط ہے۔

۸۔ بہر حال اب جب آپ مصافحہ سے فارغ ہو جائیں تو اب اگر ظہر کی اذان کے لئے وقت ہو پھر تو جلدی سامان کو اٹھا کر سفر شروع کریں اور قریب کسی دوسری مسجد میں ظہر کی نماز پڑھیں اور

۹۔ اگر اذان ہو چکی ہو تو نماز با جماعت پڑھ کر لیکن اپنی جماعت نہ کرائیں بلکہ اجتماعی نماز کا انتظار کریں یہ طریقہ صحیح نہیں ہے کہ جاتے وقت ہر ایک جماعت اپنی جماعت کراتی ہے یہ تو امت میں افتراق لانا ہے ہم نے تو سب کو ایک کرنا ہے لہذا بزرگوں کی طرف سے یہ طے شدہ ہے کہ اگر مرکز میں جماعت کی نماز پڑھی ہے تو بڑی جماعت کے لئے تھوڑا سا انتظار کرو اور اکھٹے اجتماعی نماز پڑھو۔

۱۰۔ پھر اس سے پہلے یا بعد میں جہاں تشکیل ہوتی ہے وہاں والوں کی نوعیت تو معلوم کی

Scanned by CamScanner

ہوئی ہوگی یعنی جس جگہ آپ نے آگے سفر کرنا ہے اگر معلوم نہ کی ہوں تو معلوم کریں۔

۱۱۔ سفر شروع کرنے سے پہلے ایک وقت کا کھانا بھی ساتھ تیار ہو اور

۱۲۔ وہاں کے مقام والوں کے لئے عطر مسواک تسبیح اور کھانے کے لئے مٹھائی خرید کر اس پر وہاں والوں کا اکرام کریں لیکن اس بات کا لحاظ رکھیں کہ یہ اکرام کا سامان ہر ساتھی کا اپنا انفرادی پیسے سے خریدا ہوا ہو۔ اکرام کا سامان اجتماعی پیسے سے نہ خریدا جائے ایسا نہ ہو کہ کسی کا دل نہ ہو پھر مسئلہ خراب ہو جائیگا بہتر یہ ہے کہ ہر ساتھی کا مزاج کھلانے والا ہو کھانے والا نہ ہو

۱۳۔ بہر حال اب جب جانے کی تیاری مکمل ہوگئی تو تھوڑی دیر کے لئے سب ساتھیوں کی ایک فکر ہو جائے اسی بنا پر ایک ساتھی ترغیب دیدے اور مرکز ہی سے تقاضے کو سوچے سب ساتھی تقاضے پر متفق ہو کر اسی تقاضے کو عمل میں لائیں۔

۱۴۔ جماعت اس کو کہتے ہیں جنکی فکر ایک ہو بات ایک ہو آپس میں ان کے دل جڑے ہوئے ہوں اور جذبہ بھی ایک ہو فکر یہ ہو کہ پورا دین پورے عالم میں زندہ ہو جائے بات ایک ہی کلمہ نماز آجائے چھ نمبروں پر متفق ہوں آپس میں ایسے وقت گزاریں جیسے ایک ماں کی اولاد ہوں۔ جذبہ یہ ہو کہ میرا سارا مال اور جان لگ جائے پھر دین زندگیوں میں زندہ ہو جائے اب یہ جماعت بن گئی۔ ۱۵۔ اب سب ساتھی دو رکعت نفل ادا کریں اس کے بعد

۱۶۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کریں نصرت کامیابی اور تائید خداوندی اور توفیق الٰہی طلب کریں اور اپنے ثبات اور استقلال کی دعا مانگیں دعا کے بعد ۱۷۔ سکون اور وقار کے ساتھ دو دو ساتھیوں کی جوڑی بنا کر اولا آپس میں فرائض کا مذاکرہ کریں اسکے بعد واجبات کا مذاکرہ کرتے جائیں اور چلتے جائیں دعوت کے الفاظ کو بھی سیکھتے جائیں۔ ۱۸۔ سفر سنت طریقے کے مطابق ہو۔ ۱۹۔ آگے والے پیچھے والوں کا خیال کریں اور پیچھے والے آگے والوں کا خیال کریں درمیانہ رفتار ہو۔ آپ ﷺ راستے پر ایسے چلتے تھے جیسے اوپر سے نیچے کی طرف آرہے ہوں۔

۲۰۔ اب اگر بس میں جانا ہو تو بس والوں کے ساتھ صرف دو ساتھی بات کریں باقی ساتھی اپنی

تعلیم میں مشغول رہیں یہ دو ساتھی پہلے سے ڈرائیوروں کے ساتھ طے کریں کہ کرایہ کتنا لیں گے اور نماز کے اوقات میں گاڑی کو روکیں گے اور ٹیپ ریکارڈ بھی نہیں بجائیں گے

۲۱۔ ہاں ہم بھی ان لوگوں کا خاص خیال رکھیں گے جب وہ نماز کے لئے گاڑی روک دیں تو صرف فرض اور واجبات پر اکتفا کر کے جلدی گاڑی میں بیٹھ جائیں اس وقت سنت چھوڑنا بہتر ہے۔ ۲۲۔ یہ مسئلہ ہے کہ سفر کی حالت میں اگر حالت فرار ہو تو پھر سنت چھوڑ دینا چاہیے اور اگر حالت قرار ہو تو اب سنت پڑھنا بلکہ نوافل کا بھی اہتمام کرنا چاہیے حالت فرار وہ حالت ہوتی ہے جسمیں آپ کے دیر کرنے کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف ہو جاتی ہے مثلاً سب ساتھی تو گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمارا یہ سمندر خان سنتوں اور نفلوں میں لگا ہوا ہو نہیں بلکہ ایسی حالت میں تو فرائض بھی چھوٹی چھوٹی سورتوں سے پڑھنا چاہیے البتہ اگر آپ حالت قرار میں یعنی اپنی منزل پر پہنچ گئے ہیں تو وہاں پر تم نے تین چار دن رہنا ہے تو اب سنت کے ساتھ ساتھ اشراق چاشت اوابین اور تہجد کا بھی اہتمام کریں۔ ۲۳۔ اور اگر ریل میں سفر کرنا ہو تو کرایہ دینے سے پہلے خوب حساب کر کے روپے دیا کریں اور ٹکٹوں کو لینے سے پہلے کرایہ کا پوچھ لیں پھر جتنے ٹکٹ لینے ہوں اسکا حساب کر کے ٹکٹ لے لیں۔ ۲۴۔ اور فوراً آپس میں تقسیم کرالیں۔

۲۵۔ اب اگر ٹرین میں مسافر زیادہ ہوں اور سب ساتھی اس میں نہ سما سکیں تو پھر سب ساتھی رہ جائیں جلدی نہ کریں۔ ۲۶۔ پائیدان پر بالکل سفر نہ کریں ہم تبلیغ والے ایک بہت بڑا کام کر رہے ہیں انجینیئر کے کام سے گورنر کے کام سے وزیر اعظم کے کام سے بھی ہمارا دعوی ہے کہ ہمارا کام بڑا ہے تو ابھی تک ہم نے ان کام کرنے والے لوگوں کو چھت پر بیٹھ کر یا پائیدان میں کھڑا ہو کر سفر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہم کو بھی چاہئے کہ ہم بھی چھت پر سفر بالکل نہ کریں۔

۲۷۔ دوران سفر کسی بھی ساتھی سے کوئی کھانے کی چیز نہ لے البتہ اسکا دل ٹوٹ نہ جائے اسکا خیال رکھیں کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ ۲۸۔ دعوت کا عمل جاری ہو ہاں یہ ہے کہ اجتماعی عمل کی صورت نہ بن جائے بلکہ انفرادی طور پر سے ایک ایک ساتھی کے ساتھ دعوت جاری

Scanned by CamScanner

ہو کسی نہ کسی شعبے میں اسکی تشکیل کرائیں۔
۲۹۔سفر کے دوران مسنون دعاؤں کا اہتمام ہو۔۳۰۔پانچ سورتیں چھ بسم اللہ کے پڑھنے سے (زادراہ) کافی ہو جاتا ہے۔۳۱۔بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے پڑھنے سے ہدایت کفایت کفالت اور شیطان سے حفاظت حاصل ہوتی ہے۔انکے علاوہ گاڑی میں چڑھتے وقت اور سیٹ میں بیٹھتے وقت کی دعاؤں کا اہتمام کریں اب جب اس جگہ پہنچیں جہاں تبلیغ کرنی ہے تو
۳۲۔اب بستی میں داخل ہونے سے پہلے اپنے ساتھیوں کو تھوڑی دیر کیلئے فکرمند کریں اسکے بعد بستی والوں کو بھی شامل کر کے اجتماعی دعا مانگیں اور بستی میں سنت طریقے کے مطابق داخل ہو جائیں۔۳۳۔بستی والے کی محبت ہر ساتھی کے دل میں ہو۔
۳۴۔کچھ اعمال پڑھ کر بستی والے کے پیچھے ہدیہ کریں اور ساتھی کی یہ کیفیت ہو کہ یا اللہ جس کو میں دیکھوں یا جو مجھے دیکھے ان سب کو ہدایت سے مالا مال فرما۔اب جب مسجد میں داخل ہو تو آداب کی مکمل رعایت کرتے ہوئے مسجد میں وقت گزارا جائے۔
۳۵۔اگر وقت مکروہ نہ ہوں تو تحیۃ المسجد پڑھ کر۔
۳۶۔اس کے بعد مشورہ میں جمع ہو کر سب ساتھیوں کی فکر ایک کریں۔
۳۷۔گشت کرنے والوں کو نکالو جب خوب گشت ہو جائے اور گشتوں میں مقامی حضرات کے ساتھ گھل مل جائیں تب وہ آپ کی بات سنے گا جیسے کہ ڈھول جب کنوئیں میں خوب گھل مل جائے تو تب کنواں ڈھول کو پانی دے دیتا ہے۔اب جب ہم خوب گشت کرتے کرتے تھک جائیں پھر
۳۸۔ہم جمع ہو کر تعلیم کا حلقہ لگائیں تا کہ فضائل سامنے ہو جائیں اور پھر ہم تبلیغی فکر پر ابھاریں۔
۳۹۔ہاں یہ ضروری ہے کہ تعلیم کیلئے ایسا وقت مقرر کریں جس میں سب جمع ہو سکیں۔
۴۰۔تعلیم کا حلقہ روزانہ ڈھائی گھنٹے ہونا چاہیے۔ظہر کی تعلیم آدھ گھنٹہ روزانہ جڑنے والوں کے

Scanned by CamScanner

لئے اگر ساتھ گاؤں کے باقی احباب بھی تعلیم میں بیٹھے ہوں تو بیچ میں کتاب بند کر کے کہدو کہ اب حضرات اگر جانا چاہیں تو جائیں۔ہم آدھا گھنٹہ تعلیم پوری کرنا چاہتے ہیں۔ڈھائی گھنٹے کی تعلیم میں کتاب تجوید اور 6 نمبروں کا مذاکرہ شامل ہے۔تعلیم کے حلقے میں پورے اداب اور فضائل کو سامنے رکھ کر کتاب پڑھینگے تا کہ قرآن وحدیث کا نوردل میں اتر جائے۔

۴۱۔ کتاب کے بعد تجوید بھی ہماری تعلیم کا اہم شعبہ ہے۔تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا فرض عین ہے۔ہر حرف کے نکلنے کی جگہ سے حرف کو نکالنا اس کی عادت ڈالنا اور مشق کرنے کا نام تجوید ہے۔نکلنے کے زمانے میں موٹی موٹی غلطیاں نکالیں اور باریک غلطیوں کو اپنے مقام پر ٹھیک کریں۔

۴۲۔ فضائل والی حدیثوں سے خوشی کے آثار چہرہ پر نمایاں ہوں اسی طرح وعیدوں والی حدیثوں سے غمی کے اثار چہرہ پر ظاہر ہوں جیسے کہ آپ کسی سفر میں ہوں اور وہاں پر آپکو سخت بخار لگا ہوا ہو کہ اچانک کوئی آپ کو خبر دے کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی ہر وقت بیٹیاں پیدا ہوتی تھیں دس بیٹیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس مرتبہ آپ کو بیٹا دیا ہے اور بہت خوبصورت ہے تو خوشی کے آثار آپ کے چہرہ پر نمایاں ہو جائیں گے۔اسی طرح آپ اپنے دوستوں کے ساتھ باغ میں سیر وتفریح کر رہے ہوں کہ اچانک کوئی آپ کو خبر دے کہ ارے تم؟ یہاں خوشی مناتے ہو اور میں ابھی دیکھ کر آیا ہوں کہ آپ کے گھر میں ایک کالا سانپ داخل ہو کر آپ کی بیوی کو کاٹ لیا ہے۔جس سے وہ مرگئی ہے تو اب آپ کے چہرے پر غمی کے آثار نمایاں ہو جائیں گے۔اسی طرح تعلیم کے دوران رنگ میں فرق آنا چاہیئے۔

۴۳۔ چھ نمبروں کا مذاکرہ بھی روزانہ ہو۔کم از کم روزانہ ایک ایک حدیث ہر نمبر کے لئے فضائل اعمال اور فضائل صدقات سے یاد کرا کر اسی کو چھ نمبروں میں دہرائیں تو پھر چھ نمبر بھی ہمارے اچھی طرح درست ہو جائیں گے۔ورنہ پھر ادھر اُدھر کی باتیں سنائیں گے۔لہذا ضروری ہے کہ ہمارے چھ نمبر بالکل درست ہوں اور

Scanned by CamScanner

۴۴۔ روزانہ کم از کم ایک مذاکرہ بھی ہو۔امیر اور مامور کا مذاکرہ آپس میں جوڑ کا مذاکرہ روزانہ ہو۔

۴۵۔ دو دو ساتھیوں کی جوڑی بنا کر انفرادی اوقات میں سیکھنے سکھانے کا عمل شروع ہو اور یہ جوڑیاں کم از کم تین چار دن اکھٹے رہیں۔ان دو ساتھیوں کا کھانا پینا اکھٹا ہو۔پہلے فرائض کو سیکھیں بعد میں واجبات و سنتیں اور موقع محل کے مطابق سبق، دعائیں، مستحبات، مکروہات، مفسدات کو بھی سیکھتے رہیں۔

۴۶۔ نقد جماعت نکالنے کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم آپ کے کھانے کے اوقات پر چھوٹ پڑ جائے۔دوپہر کا کھانا گشتوں کی وجہ سے ظہر کی نماز کے بعد کھایا جائے۔شام کا کھانا رات کے گیارہ بجے کھایا جائے۔ایسے حالات میں انشاء اللہ جماعت نکلے گی۔

۴۷۔ خصوصی گشت کے دوران جب وہ ساتھی گشت کے لئے نکل جائیں تو پہلے دن پرانا ساتھی بولے پھر دوسرے دن نئے ساتھی کو موقع دیا جائے۔اب پرانے ساتھی یوں خاموشی کا روزہ رکھیں۔نئے ساتھی کو ملائیں اور ان سے دعوت دلوائیں۔ایک دوسرے کی بات کاٹیں نہیں۔کوشش یہ ہو کہ ان کو مسجد میں لے آئیں۔خصوصی گشت میں پرانے احباب کو بتادیں کہ وہ بھی آئیں تاکہ گشتوں کی ترتیب بنادیں۔اسلئے کہ ان حضرات کو گاؤں والوں کی نوعیت معلوم ہو جاتی ہے۔ان حضرات کی رہبری میں اگر ملاقاتیں ہو جائیں تو انشاءاللہ نفع زیادہ ہو جائیگا۔پرانے احباب کو یہ کہیے کہ ہمارے لئے تم ایسے ہو جیسا کہ بدن میں آنکھ کی حیثیت ہے کہ بغیر آنکھ کے آدمی نہیں دیکھ سکتا۔لہذا آپ حضرات کو معلوم ہے کہ کونسا جمالی ہے تاکہ ہم ان کے ساتھ جلالی انداز میں بات کریں اور کونسا ساتھی جلالی ہے تاکہ ہم ان کے ساتھ جمالی انداز میں بات کریں پھر ان کی رہنمائی کے مطابق جوڑیاں بنائیں جائیں۔ہر طبقے والوں کے پاس ان کی نوعیت والے احباب بھیجے جائیں۔خصوصی گشت میں بگڑنے کا خطرہ بہت پایا جاتا ہے۔

۴۸۔ لہذا ہر ساتھی کو خصوصی گشت میں مالداروں، چوہدریوں، کمشنروں اور وڈیروں کے

پاس نہ بلکہ جس میں دو خوبیاں ہوں ان کو ان کے پاس بھیجیں۔
(۱)۔ استغناء عن الخلق (۲)۔ زھد عن الدنیا کہ جو ان کے پاس ہے یعنی جو مال مالداروں کے پاس ہے یہ ان کو مبارک ہو۔ ہمیں تو یہ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو آخرت میں بھی نعمتوں سے نواز دیں۔ ان کے سامنے سختی نہیں کرنی چاہئے۔ اکرام سے پیش آنا چاہئے۔ بحیثیت مسلمان ہونے کے ہمیں سب کی ضرورت ہے۔ بطور وزیر ہونے کی یا امیر ہونے کی کمشنر ہونے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب آپ ان کے چہرہ پر دیکھیں کہ کتنا اثر انہوں نے آپ سے لے لیا۔ ان کے موافق ان کی تشکیل کرائیں۔ اگر کوئی بھی اثر نہ لیا ہو تو پھر کوئی بھی تشکیل نہ کریں۔

۴۹۔ ہم میں سے ہر ساتھی چھوٹا بن کر چلنا سیکھے۔ شیطان ہم میں سے ہر ساتھی پر یہ کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھے۔ اگر آدمی میں یہ کیفیت پیدا ہوگئی کہ اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر کام کرتا ہے تو اب یہ آدمی شیطان بن گیا ہے ان کا علاج یہ ہے کہ لوگوں کی جوتیاں سیدھا کر لیا کرو۔ رات کے وقت چپکے سے ساتھیوں کے کپڑے دھولیا کریں۔ بزرگ یعنی عمر رسیدہ بوڑھے بوڑھے لوگوں کو دبانا تیل لگانا ان کی خدمت کرنا۔ آپؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت رنڈی تھی۔ ایک دن ایک پیاسے کتے کو دیکھا کہ کنویں کے پاس کھڑا ہے۔ اس نے اپنے دوپٹہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رسی بنائی اور اپنا موزہ ان کے ساتھ باندھ کر کتے کے لئے پانی نکال کر کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ کو اس کی یہ نیکی بہت پیاری لگی۔ اسکی مغفرت کر دی۔ ایک دوسری عورت بہت زیادہ عبادت گزار، تہجد اور نوافل روزہ رکھنے والی عورت ایک بلی کو بھوکا پیاسا باندھ کر نہ خود شکار کے لئے چھوڑا اور نہ ہی کچھ کھانے کو دیتی اور وہ بلی بھوک کی وجہ سے مر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو جہنم میں ڈال دیا۔ لہذا ضروری ہے کہ چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ سمجھا جائے اور چھوٹی نیکی کو چھوٹی نہ سمجھیں۔ شائد یہی نیکی نجات کا ذریعہ بن جائے یا یہی گناہ پکڑنے کا سبب بن جائیں۔

Scanned by CamScanner

۵۰۔ بہر کیف عمومی گشت بھی ہر ساتھی روزانہ کریں یا کم سے کم دوسرے دن تو ضروری جائیں۔عمومی گشت میں یہ مطالبہ نہ کریں کہ کل جو ساتھی نہیں گئے تھے وہ ساتھی کھڑے ہو جائیں کہ یہ جملہ غلط ہے۔اس سے تو اپنے ساتھیوں کو مقید کیا۔نہیں بلکہ ہمارا کام تو ترغیب اور فضائل کا ہے جو خوشی سے جانا چاہتا ہے وہ آ جائے۔

۵۱۔ اب دیکھا جائے کہ اگر عصر کی نماز کے بعد مجمع زیادہ بیٹھا ہو تو پھر گشت کے آداب صرف ان لوگوں کے لئے بیان کئے جائیں جو گشت کے لئے جانا چاہتے ہوں باقی ساتھی بیٹھ کر بات سنیں اور اگر مجمع کم ہوں تو پھر وہاں سارے ساتھیوں کو گشت کے آداب بیان کریں۔پھر گشت نکال دیا جائے۔

۵۲۔ اجتماعی دعا گشت کرنے سے پہلے خوب رو رو کر مانگی جائے۔سرسری دعا نہ ہو بلکہ پوری قوت سے دعا کی قوت کو بڑھا دیں۔متکلم بھائی یا ہمارا وہ ساتھی جو آداب گشت کی ترغیب دیتا ہے اس کا ضرور لحاظ رکھیں کہ کوئی ایسا جملہ نہ کہیں کہ کسی دوسرے کے کام کو چھوٹا یا حقیر سمجھا جائے۔جیسے بعض ساتھی کہتے ہیں کہ پولیس والے اور فوج والے بھی گشت کرتے ہیں۔نہیں بلکہ ہم اپنے کام کے خوب فضائل بیان کریں۔

۵۳۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ جس کا بیان مقرر ہے وہی صرف ذکر کرنے کیلئے بیٹھ جائے بلکہ بیان کرنے والا متکلم بھی بن سکتا ہے۔استقبال بھی کر سکتا ہے ویسے بھی گشت میں جا سکتا ہے۔

۵۴۔ عمومی گشت اس وقت بستی میں کیا جائے جس وقت بستی والے مرد زیادہ مل جانے کا امکان ہو۔ضروری نہیں ہے کہ گشت عصر کے بعد کیا جائے بلکہ مغرب کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔وہاں کے علاقہ کی نوعیت کو دیکھا جائے۔

۵۵۔ اعلان چاہے عصر کا ہو یا مغرب کا بجائے یہ کہنا کہ "ایمان اور یقین کی بات ہوگی" یہ کہنا چاہئے کہ حضرات ایک ضروری اعلان سنیئے جیسے ہم دنیا میں رہتے ہیں ایسے ہی ہم نے آخرت میں بھی رہنا ہے۔دنیا اور آخرت کی پوری کامیابی دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پورا

دین دے دیا ہے۔ اسکے بارے میں دعا کے بعد یا نماز کے بعد بات ہوگی جیسا کہ ... فائدہ ہوگا اور اگر ہم ایمان ویقین کے بارے میں کہیں گے تو یہ جھوٹ ہو جائیں گا۔ اس لئے کہ ہمارے اکثر ساتھیوں کو ایمان اور یقین کی تعریف ہی معلوم نہیں ہے تو وہ ایمان، یقین کیا بیان کریں گے۔ یہ دونوں لفظ ایمان اور یقین عربی کے الفاظ ہیں ان کے پیچھے بہت تفصیل ہے لہذا ضروری ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے وہ بات پیش کریں جس کو ہم بھی تو سمجھ سکیں۔

۵۶۔ بیان کرنے والا پہلے کسی ساتھی کے ساتھ مذاکرہ کریں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ بات چھ نمبروں میں کریں۔ فضائل سنائیں۔ ہاں یہ ضروری نہیں ہے کہ چھ نمبر کو نمبر وار بیان کریں بلکہ چھ نمبر کے اندر بات ہو۔ زیادہ زور اول اور آخری نمبروں پر دیا جائے۔ اگر بیان مختصر کرنا ہو تو صرف پہلے نمبر اور آخری نمبر کو بیان کیا جائے۔ اس میں بھی آخری نمبر پر خوب زور دیا جائے۔ اس لئے کہ عوام کا یہ ذہن بنا ہوا ہے کہ تبلیغی کام تو اصل علماء کرام کا ہے۔ ہم عوام اس سے سبکدوش ہیں۔ حالانکہ حدیث میں ہے کہ بلغو عنی ولو اٰیۃ ترجمہ: میری طرف سے پہنچا دو چاہے ایک ہی حدیث کیوں نہ ہو۔ مطالبہ کرنے والے کو تمام تقاضے معلوم ہوں۔ تشکیل پر خوب زور دیں۔ دوبارہ بیان شروع نہ کریں۔ ہاں نکلنے کے فضائل سنا دیں۔ اب تشکیل کرنے میں سے جو احباب ملکوں کے لئے تیار ہو جائے ان کو مقامی احباب کے حوالے کر دیں۔ کسی نہ کسی شعبے میں مجمع کی تشکیل ہو جائے آخری تشکیل یہ ہے کہ کم از کم روزانہ پانچ منٹ مسجد کو کون دیگا۔ ہاں تشکیل پہلے دن ذرا ہلکی پھلکی ہو یعنی زیادہ تنگی کی شکل نہ ہو بلکہ سرسری صرف ان کے سامنے تقاضے پیش کریں۔

۵۷۔ مجمع کو جب چھوڑ دیں تو اب اگر انفرادی طور سے اختلاط کے ذریعے سے دوستی لگائیں تو آپ اس سے دل لگالیں اس پر تقاضا کو پیش کریں۔ ان کے استعداد اور کوائف کے مطابق اس سے مطالبہ کر کے نام لکھ دیں۔ اب ان کے گھر جائیں وہاں دوبارہ ترغیب دے کر ان کو نقد وصول کریں۔

۵۸۔ جس جماعت کو آپ حضرات نے وصول کیا اور نزدیک کی بستی میں ان کی تشکیل ہو گئی تو آپ حضرات بھی ان کی نصرت کر لیا کریں۔ وہاں پر ان کی مقامی کام کی ترتیب بنا دیں اور باہر جانے کے لئے دیر اور دوڑ کے لئے وہاں پر تیار کریں۔ پھر ان ساتھیوں کے لئے خصوصاً اور پورے عالم کے لئے عموماً دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے قبول کروا دیں۔

۵۹۔ نمازیں پورے آداب کے ساتھ پڑھیں۔ ظاہری طور پر کان اپنی نماز کی طرف متوجہ کریں اتنی آواز سے قرآن پڑھیں کہ آپکا کان سنے۔ اگر نماز میں کھڑے ہو کر اپنی زبان کے الفاظ کے بجائے دوسرے ساتھیوں کی باتیں سنیں تو آپ کی کان قابو میں نہیں ہے اور آپ کے کان نماز کے وقت غلط استعمال ہو رہے ہیں۔ اب یہ کان باہر بھی غلط سنے گا۔ اسی طرح آنکھ کا دیکھنا قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی بجائے ادھر اُدھر دیکھے۔ پاؤں کو دیکھے یا کپڑے کو دیکھے تو یہ آنکھ کا غلط استعمال ہے۔ اب یہ آنکھ اگر غلط چیزوں کی طرف دیکھے گی تو نماز کا جو مقصود ہے کہ جس کے ذریعے سے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں وہ ادا نہ ہو گی اور آپ کی زندگی صفات صلوٰۃ پر نہیں آئے گی۔ اس طرح ہاتھ پاؤں کے بے جا استعمال کرنے سے مقصود حاصل نہ ہو گا۔ زبان سے اللہ اکبر کہا مگر ہاتھ کان سے ناف تک بھی نہیں پہنچا یا قیام سے رکوع تک نہیں پہنچا یا سجدہ سے دوسرے سجدے تک نہیں گیا تو زبان بے قابو یہ زبان غلط استعمال ہو رہی ہے بلکہ قال اور حال برابر چلتے رہیں پھر زبان صحیح استعمال ہو گی۔ یہ تو ظاہری آداب تھے۔ اسی طرح ہم نماز کو باطنی آداب کے ساتھ خشوع قلب بھی ہو۔ دل بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا ہوا ہو۔ عوام نماز میں الفاظ کا دھیان رکھیں۔ علماء حضرات معنی مطلب میں دھیان رکھیں۔

۶۰۔ رات کے اعمال بہت ضروری ہیں۔ دن کے اعمال جسم کی مانند ہیں اور رات کے اعمال روح کی مانند ہیں۔ رات کو ہمیں عبادت کیلئے اور پہرے کی سنت زندہ کرنے کے لئے تقسیم کریں۔ رات کے اعمال یہ ہیں دھیان جما کر اللہ کا ذکر کرنا ہے۔ قرآن پڑھ کر اللہ تعالیٰ کو سنانا ہے۔ لمبی رکعتوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور لمبی لمبی دعائیں اپنے لئے اور امت کیلئے مانگنا۔

(اس کے علاوہ مختلف قسم کی ہدایات ہیں) ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہم اپنے امیر کو امیر کے نام سے نہ پکاریں بلکہ ذمہ دار کہا کریں۔ اپنے نکلنے کے زمانے میں نظام الاوقات بنائیں۔ نکلنے کے زمانے میں ہر ساتھی اپنے اوپر تین باتیں لازم فرمادے

(ا)۔ آپس میں جوڑ کو بڑھادیں (ب) روزانہ۔ تبلیغی فکر کو بڑھادیں (ج) روزانہ۔ دعاؤں کو بڑھانا۔

۶۱۔ ہر عمل میں جب مجاہدہ آجائے تو پھر مجاہدہ کے ساتھ اس عمل کو سرانجام دینا اس لئے کہ مجاہدہ ہی والے اعمال اندر کو نورانی بنادیتے ہیں۔ اپنے نفس کو کہو کہ میری اور تمہاری ابھی لڑائی شروع ہوگئی ہے اب دیکھتے ہیں کہ کون جیتتا ہے۔ جب آپ تعلیم کو شروع سے التحیات کی شکل میں سنیں گے تو شروع شروع میں تو کچھ بھی نہ ہوگا لیکن تھوڑی دیر کے بعد درد شروع ہوگا۔ پہلے درد پوست میں ہوگا اس کے تھوڑی دیر بعد گوشت میں شروع ہوگا پھر ہڈی میں شروع ہوگا اس کے بعد گودی میں پھر دماغ۔ اس کے بعد دل میں آخیر میں روح پر اثر پڑیگا اور یہ مجاہدہ روح تک پہنچے گا۔ اب جب مجاہدہ روح تک چلتا رہا اور اب جب اعمال ختم ہوجائیں تو باقی سارے مراحل کے اثرات ختم ہوجائیں گے۔ صرف روح والا اثر باقی رہ جائیگا۔

۶۲۔ دو وقت کا کھانا ضروری ہے اس میں مجاہدہ نہ کریں ورنہ پھر آگے کام کرنے سے محروم ہوجائیں گے۔ یہ شیطان کا ایک نورانی داؤ ہے۔ کہ اس کو دو وقت کا کھانا چھوڑ دو۔ ہاں البتہ ناشتہ یا چائے پینا ضروری نہیں ہے۔

۶۳۔ روزانہ ایک مذاکرہ ضرور کریں۔

۶۴۔ عوام آپس میں مسائل کو نہ چھیڑیں علماء سے پوچھیں۔

۶۵۔ موٹی موٹی غلطیاں نکلنے کے زمانے میں ٹھیک کریں۔ باریک باریک غلطیاں مقام پر جاکر ٹھیک کرنے کی کوشش کریں۔ روزانہ محاسبہ نفس ہوں۔ بدپرہیزی ہوئی ہو یا سستی کی وجہ سے تکبیر اولیٰ یا تسبیحات وغیرہ رہ گئی ہوں تو خود اپنے آپ کو کسی نہ کسی طور سے سزا لگالیں۔

Scanned by CamScanner

رہنمائے تبلیغی سفر

برائے مستورات بمع چھ نمبر

03009062413-0300-5962094

کتب خانہ اکرمیہ پشاور

گاؤں بوزہ خیل علاقہ سورانی موبائل: 0300:9062413

Scanned by CamScanner